Regd. I. No. 2595 رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Regd. L. No. 2595

ہندوستان بھر کے سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کی اہم فرائض کو بجا لانیوالا واحد اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے	۳ روپے
” ششماہی ”	۱؍۱۲
” سالانہ سرپرستوں سے	۱۰؍۵
” امراء ”	۵۰
” ممالک غیر سے صرف آٹھ شلنگ	

نور

ویھدی اللہ لنورہ من یشاء

THE NOOR QADIAN.

ہر ماہ کی ۳ / ۱۷ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر۔ سردار محمد یوسف

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اس کی فضیلت ظاہر کرنا۔

(۲) غیر مذاہب میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا۔

(۳) دیگر مذاہب کے حملوں کا کامل و صحیح جواب دینا۔

(۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط و مستحکم بنانا۔

جلد ۲۵ | اخبار نور قادیان دار الامان مؤرخہ ۱۷ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۵۴ھ | نمبر ۸

جس نے ایک دفعہ بھی استعمال کیا وہ ہمیشہ کیلئے گرویدہ ہو گیا

آج دنیا اس بات کو مان چکی ہے کہ موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوند، ابتدائی موتیا بند وغیرہ، غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھتے ہیں، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے (۲؍۸)، محصولڈاک علاوہ۔

ایک جج صاحب بہادر نے بہت سا سرمہ مفت تقسیم کیا

جناب ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب کنٹونمنٹ سپرنٹنڈنٹ چھاؤنی فیروزپور سے تحریر فرماتے ہیں کہ ”آپ کا موتی سرمہ ایک سب جج صاحب بہادر کو استعمال کروایا گیا اور اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا فائدہ دیا کہ وہ آپ کے موتی سرمہ کے گرویدہ ہی ہو گئے ہیں، اب وہ غربا میں بطور کار خیر مفت تقسیم کرنا چاہتے ہیں، لہٰذا آپ آدھ آدھ تولہ والی بارہ شیشیاں اور ایک شیشی تولہ والی بدیں خط ہذا بذریعہ وی پی بھیج دیجئے۔

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور

نور کے وی پی

جن دوستوں کے نام اس اخبار کے صفحہ ۲ پر درج ہیں یہ صاحبان دو دو تین تین دفعہ وی پی واپس کر چکے ہیں، جس کے لئے دفتر نور کو خاص طور پر زیر بار ہونا پڑا ہے، ۳۰ نومبر کو ان کے نام پھر وی پی ہونگے، لہٰذا دوستوں کا فرض ہے کہ وہ اس آڑے وقت میں جبکہ نور کا فنڈ آٹھ سو سے زائد کا مقروض ہے، وی پی وصول فرما کر شکریہ کا موقعہ دیں، آج کل دفتر اخبار نور جو بہترین مفید اور ٹھوس تبلیغی لٹریچر مثلاً فرقان حمید کا گورمکھی و ہندی ترجمہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت جس کی ضرورت صدیوں سے محسوس ہو رہی تھی، مہیا کر رہا ہے اس بہترین ٹھوس کام کی اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے دوستوں کا یہ فرض ہونا چاہیئے تھا کہ وہ اس کار خیر میں دامے، درمے، سخنے حصہ لیتے اور نور جیسے مجاہد پرچہ کی توسیع اشاعت کی طرف خاص توجہ دیتے، اگر اللہ تعالیٰ ان کو اس کار خیر میں حصہ لینے کی توفیق نہیں دیتا تو کم از کم انہیں نور کا وی پی واپس کر کے ایک مجاہد بھائی کی حوصلہ شکنی بھی تو نہیں کرنی چاہیئے۔

معذرت

اپنے بچے کے اپریشن کے لئے گذشتہ دنوں مجھے ایک ہفتہ میو ہسپتال لاہور ٹھہرنا پڑا، اسلئے اس ہفتہ نہ صرف یہی کہ میں اس اخبار میں زیادہ لکھ نہیں سکا، بلکہ فرقان حمید کے ہندی ترجمہ اور آنحضرت صلعم کی گورمکھی سیرت کا کام بھی بند رہا، حالانکہ میں فرقان حمید کے ہندی ترجمہ اور آنحضرت صلعم کی گورمکھی سیرت (پوتر جیون) کو جلد سے جلد پبلک میں لانے کا خواہشمند ہوں، دوست دعا فرمائیں کہ آئندہ یہ کام بغیر کسی روک کے جلد تکمیل کو پہنچ سکے، اور مخلوق کیلئے موجب ہدایت ہو۔

اقبال ... پریس امرتسر میں باہتمام شیخ غلام حیدر پرنٹر چھپا اور سردار محمد یوسف پبلشر نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر آپ ۲۰ر نومبر سے پہلے اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں تو ۵ر کا فائدہ رہیگا

ضروری اطلاع

اگر آپ ۲۰ر نومبر سے پہلے اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں تو آپکو ۵ر کا فائدہ رہیگا

نور جس خلوص قلب اور صدق نیت سے سکھوں اور آریوں وغیرہ میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجا لا رہا ہے الحمدللہ! دوست تو دوست دشمن تک بھی اس کے معترف ہیں، ایسے مجاہد پرچہ کی اعانت کرنا بلاشبہ اپنی مدد آپ کرنے کے مصداق ہے، جن دوستوں کا چندہ ختم ہے، ان کے اسماء گرامی معہ نمبر خریداری درج ذیل ہیں، ان کے نام انشاء اللہ تعالیٰ! ۳۰ر نومبر کو وی پی ہوں گے، براہ کرم دوست اس آڑے وقت میں نور کا وی پی وصول فرما کر نور سے عملی ہمدردی کا ثبوت دیں، جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے خاکسار ایڈیٹر نور فرقان پاک کے ہندی ترجمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی گورمکھی سیرت کی طباعت میں مصروف ہے، ایسے آڑے وقت میں نور کی اعانت کرنا گویا بہترین کار خیر بجا لانا ہے، جس کا نتیجہ یہ ہوگا، کہ میں نور کی مالی مشکلات سے بے فکر ہو کر اپنی توجہ کو ان مذکورۃ الصدر ہر دو کار خیر کی طرف بہترین رنگ میں دے سکوں گا، ہاں اگر کوئی دوست خدانخواستہ کسی وجہ سے اس وقت نور کا وی پی وصول نہ کر سکے تو ان کا فرض ہے کہ وہ اس فہرست میں اپنا نام دیکھکر ۲۷ر نومبر سے پہلے پہلے دفتر نور میں اطلاع دیدیں تاکہ ان کا وی پی روک لیا جائے، ورنہ انکاری صورت میں ہر ایک وی پی کا ۵ر کا ہرجانہ خواہ مخواہ دفتر نور پر پڑیگا، جس کی مجھے اپنے بھائیوں سے خواب میں بھی امید نہیں رکھنی چاہیئے۔

- ۸ر مولوی محمد موسیٰ صاحب
- ۱۸ر مولانا ابوالحمید صاحب وکیل ہائی کورٹ
- ۶۱ر ڈاکٹر معراج الدین صاحب
- ۷۳ر کے بی ڈاکٹر عبدالعزیز صاحب
- ۸۰ر منیجر صاحب احمدیہ ریڈنگ روم
- ۸۶ر سیٹھ علی محمد اللہ رکھا صاحبان
- ۱۱۰ر منشی غلام قادر صاحب احمدی
- ۱۱۱ر امیر اسحاق علی صاحب وکیل
- ۱۲۴ر پیر اکبر علی صاحب احمدی پلیڈر
- ۱۲۶ر چوہدری امیر علی صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر
- ۱۴۵ر خانبہادر محمد دلاور خانصاحب
- ۱۶۸ر منشی مہر الدین صاحب پٹواری
- ۲۳۲ر ڈاکٹر گوہر الدین صاحب
- ۲۶۱ر مولوی فتح محمد صاحب احمدی

- ۲۹۱ر عزیزہ بی بی شریف النساء صاحبہ بنت سید محمد علیشاہ صاحب
- ۳۰۴ر مولوی محمد علی صاحب ناظر ڈسٹرکٹ جج
- ۳۲۹ر مولوی محمد کریم صاحب علوی احمدی ایم اے ایل ٹی
- ۳۶۸ر منشی محمد حسین و فضل حسین صاحبان
- ۴۰۱ر راجہ شریف اللہ خانصاحب
- ۴۳۱ر ڈاکٹر ایچ آئی یوسفزئی
- ۴۳۶ر عالی جناب نواب محمد علی خاں صاحب
- ۵۳۰ر قاضی محمد یوسف صاحب
- ۵۳۱ر پیر محمد زمان شاہ صاحب پلیڈر
- ۵۴۲ر مولوی محمد عبدالغفار صاحب احمدی

- ۶۳۶ر بابو حبیب الرحمن صاحب
- ۶۶۷ر جناب سعد اللہ خاں صاحب
- ۶۸۷ر میر اسحاق علی صاحب وکیل
- ۶۹۰ر برکت علیخاں صاحب کنٹریکٹر
- ۷۰۲ر منشی دانشمند صاحب احمدی
- ۷۱۲ر منشی عبدالقادر صاحب احمدی
- ۷۱۳ر محمد مہدی علی خاں صاحب کنٹریکٹر
- ۷۲۵ر گل محمد خاں صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر
- ۷۳۱ر خان بہادر محمد علی خاں صاحب ریٹائرڈ ای اے سی
- ۷۴۵ر ڈاکٹر غلام قادر صاحب
- ۷۴۸ر جناب اکبر علی صاحب
- ۷۵۲ر ڈاکٹر فضل کریم صاحب
- ۷۶۹ر سردار فضل حق خانصاحب

- ۸۰۹ر راجہ علی محمد خانصاحب افسر مال
- ۸۲۳ر مولوی نصیر الدین احمد صاحب
- ۸۲۷ر چوہدری سلطان احمد صاحب
- ۸۲۹ر بابو نصیر الحق خاں صاحب
- ۸۳۱ر مولوی عبدالرحیم صاحب
- ۸۴۳ر اسرار محمد ابرار محمد صاحبان
- ۸۴۹ر چوہدری نواب دین صاحب احمدی
- ۸۵۰ر مرزا محمد بیگ صاحب
- ۸۵۲ر شیخ فضل حق صاحب
- ۸۵۷ر شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب بی اے بی ٹی
- ۸۶۸ر سید سردار علی صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر
- ۸۷۳ر چوہدری محمد عمر صاحب

قابل توجہ موصیان

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ضمیمہ الوصیت میں وصیت کو دو اخباروں میں شائع کرانا موصی کیلئے ضروری قرار دیا ہے، لیکن ۱۹۲۵ء سے پہلے کے موصیوں نے وصایا کو اخباروں میں شائع نہیں کیا ہے، چونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کی تعمیل ضروری ہے، اور بغیر اس کے بعض دفعہ وصیت کا مال وصول کرنے میں دقتیں بھی ہوتی ہیں اس لئے اس اعلان کے ذریعہ تمام موصیان کو اطلاع دی جاتی ہے، کہ وہ جلد سے جلد اپنی وصایا کو دو اخباروں میں شائع کرائیں، چونکہ یہ کام فرداً فرداً ہر شخص کیلئے مشکل ہے، اس لئے مجلس نے اس کے لئے ۸ر فی وصیت مقرر کر دئے ہیں، بس ہر موصی ۸ر جلد سے جلد خزانہ صدر انجمن میں ارسال کردیں تاکہ ان کی طرف سے اعلان کرایا جاسکے، جن موصیوں نے اس طرف توجہ نہ کی، ان کے سرٹیفکیٹ منسوخ کر دئے جائینگے اگر کسی نے اعلان کر دیا ہوا ہو، تو ان اخباروں کا حوالہ ارسال کر دیں۔

سکرٹری بہشتی مقبرہ ۱۱/۳۵

فیصلہ مجلس مشاورت ۱۹۳۵ء

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے مشاورۃ ۱۹۳۵ء میں احباب کے مشورہ سے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ "جن موصیوں نے جائداد کی وصیت کی ہوئی ہے ان کی اس جائداد کی آمدنی کے علاوہ باقی ہر قسم کی دوسری آمدنیوں پر ان کو حصہ آمد ضرور ادا کرنا چاہیئے" یعنی ان کو ماہوار آمدنی کی وصیت بھی کرنی چاہیئے، اس وقت اس فیصلہ کو چھ ماہ سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہے لیکن احباب نے اس فیصلہ کی تعمیل کی طرف توجہ نہیں کی، چونکہ اس فیصلہ کی تعمیل ضروری ہے اسلئے ایسے احباب کو جلسہ سالانہ تک حصہ آمد کی وصیت کر دینی چاہیئے۔ ورنہ پھر ایسے موصیاں کے نام مجلس کارپرداز میں سرٹیفکیٹ کی منسوخی کے لئے پیش کر دئے جائیں گے۔ سکرٹری مقبرہ بہشتی ۱۱/۳۵

درخواست دُعا

بزرگان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے کہ دردِ دل سے عاجز کی صحت کاملہ، مالی مشکلات کے حل۔ خاتمہ بالخیر اور برخوردار ہدایت اللہ کی ملازمت کے لئے دُعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار رحمت اللہ باغانوالہ۔ بنگہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

اچھوت اور تبدیلِ مذہب

ہندوستان کی یہ عجیب بدنصیبی ہے کہ یہاں ذات پات کے مسئلہ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے، یعنی سب انسان بلحاظ مرتبہ انسانیت برابر نہیں ہیں، بلکہ کوئی اونچا ہے اور کوئی نیچا، یہ تقسیم قدرت کی طرف سے نہیں ہے بلکہ اقتدار یافتہ انسانوں نے کمزوروں کو "نیچا" بنا کر ان کا نام "اچھوت" رکھدیا ہے۔

یہ ظاہر ہے کہ مالی، تعلیمی اور جسمانی حیثیت سے انسانی جماعت میں باہم اختلاف موجود ہے جو کم وبیش ہر ملک میں پایا جاتا ہے اور ہندوستان میں بھی ہے، لیکن اس اختلاف یا امتیاز کی وجہ سے مختلف انسانوں کے حقوق میں کوئی امتیاز نہیں ہے، اور وہ انسان جو کسی حیثیت سے کمزور یا درماندہ ہیں، ناپاک اور نجس نہیں سمجھے جاتے برخلاف اس کے ہندوستان میں جو انسان ہماری خودساختہ تقسیم کے لحاظ سے "نیچے" ہیں، وہ اچھوت قرار دئیے گئے ہیں،

یہ نچیاں خود اونچے انسان کسی بدترین جانور کو بھی ناپاک نہیں سمجھتے، نہ ان سے کوئی پرہیز کرتے ہیں، یہانتک کہ بعض جانوروں کا بول وبراز بھی ناپاک نہیں سمجھا جاتا مگر یہ "اچھوت" جو بہر حال انسان ہیں لائق نفرت اور ناپاک سمجھے جاتے ہیں، اس حد تک ناپاک کہ ان کو چھونے سے ایک اونچی ذات والا انسان ناپاک ہو جاتا ہے، ان اچھوتوں کو یہ حق نہیں ہے، کہ وہ اونچی ذات والوں کے کنوئیں سے پانی بھر سکیں یا ان کے اسکولوں میں اپنے بچوں کو پڑھا سکیں یہاں تک کہ انہیں مندروں کے اندر جا کر پوجا کرنے کی بھی اجازت نہیں ہے، بلکہ مدراس وغیرہ کے بعض حصوں میں تو یہ حالت ہے کہ اچھوت سڑکوں پر آزادانہ نہیں چل سکتے، بلکہ انہیں اونچی ذات والوں سے مناسب فاصلہ پر رہنا چاہئیے، اس فاصلہ کی کوئی مقدار بھی معین ہے، جس کا یاد رکھنا ہم نے ضروری نہیں سمجھا۔

اچھوتوں کے ناپاک ہونے سے یہ مراد نہیں کہ چونکہ وہ مفلس اور فلاکت زدہ ہیں، یا بوسیدہ وگندہ لباس میں رہتے ہیں اس لئے ناپاک ہیں، نہیں، بلکہ ایک اچھوت خواہ وہ کیسا تعلیم یافتہ، ور صاف ستھرا ہو، اور ابھی ابھی گنگا کے مقدس پانی سے نہا کر نکلا ہو، پھر بھی وہ پاک نہیں ہے اور ایک اونچی ذات والا اس کے چھونے سے ناپاک ہو جاتا ہے۔ مثلاً مشہور اچھوت لیڈر ڈاکٹر امبیدکار ایک لائق و تعلیم یافتہ شخص ہیں، لیکن مالوی جی چونکہ ایک اونچی ذات کے برہمن ہیں، ان کے ساتھ بیٹھ کر نہیں کھا سکتے، کیونکہ وہ بدنصیبی سے کسی اونچے خاندان میں نہیں پیدا ہوئے، لہٰذا اب کوئی طاقت انہیں پاک نہیں بنا سکتی، برخلاف اس کے ایک برہمن خواہ وہ کیسا ہی گندہ اور ناتربیت یافتہ ہو کوئی ہندو اس سے پرہیز واحتیاط نہیں کر سکتا۔

جب تک ہندوستان میں ہندو راج رہا، ذات پات کا یہ امتیاز بھی پورے طور پر قائم رہا، اس کے بعد مسلمانوں کا دور حکومت شروع ہوا، لیکن انہوں نے بھی غیر مسلم رعایا کی مذہبی مراسم اور اندرونی معاشرت میں کوئی مداخلت نہیں کی، اس لئے اسلامی عہد میں بھی یہ نظام باقی رہا، لیکن انگریزی دور حکومت شروع ہونے پر جب جدید تعلیم ہندوستان میں پھیلی اور مغربی تہذیب کا ہندوستان کے دیرینہ رسم ورواج اور معاشرت سے تصادم ہوا، اور ہر شخص کو اس تعلیم و تہذیب سے ممتع ہونے کا حق حاصل ہوا، تو ذات پات کا یہ کہنہ نظام بھی متزلزل ہو گیا، اور وہ لوگ جو اچھوت سمجھے جاتے تھے، اور جن کے ساتھ جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا تھا، یہ محسوس کرنے لگے کہ وہ بھی دوسروں کی طرح انسان ہیں، اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اس ذلت و خواری کی زندگی کو ہمیشہ کیلئے گوارا کریں۔

اچھوتوں نے اونچی ذات والوں کے پنجۂ استبداد سے آزادی حاصل کرنے کا ارادہ تو کیا، لیکن صدیوں کی غلامانہ زندگی نے ان کو اس قدر کمزور اور خوف زدہ کر دیا تھا کہ وہ بہت مدت تک اس ذلیل حالت سے نکلنے کی جرأت نہیں کر سکے، مگر جب انگریزی حکومت کو پورا استحکام ہو گیا، اور رفتہ رفتہ اچھوتوں نے یہ محسوس کیا کہ قانون نے دوسروں کی طرح ان کو بھی پوری آزادی عطا کی ہے، اور وہ اونچی ذات والوں کی خدمت اور فرمانبرداری پر مجبور نہیں ہیں، تو وہ بھی تعلیم حاصل کرنے اور زندگی کے مختلف شعبوں میں داخل ہونے کی کوشش کرنے لگے، اور کچھ نہ کچھ کامیاب ہوئے، اونچی ذات کے ہندوؤں نے اچھوتوں کی اس جدوجہد کو پسندیدہ نظر سے نہیں دیکھا چنانچہ باہم ایک کشمکش شروع ہو گئی، جو اس وقت تک جاری ہے۔

اس کے بعد جب ہندوستان میں سیاسی جدوجہد کا آغاز ہوا، اور جدید اصلاحات کے بروے کار آنے کا وقت آیا تو اچھوتوں نے بھی ایک مستقل وجداگانہ قوم کی حیثیت سے جدوجہد شروع کی جس میں ان کے ایک مشہور لیڈر ڈاکٹر امبیدکار کا خاص حصہ تھا، گاندھی جی نے اس جدوجہد کے نتائج کا اندازہ کر کے یہ خطرہ محسوس کیا، کہ اگر اچھوت قوموں کو جداگانہ حقوق دئیے گئے، اور وہ ہندوؤں سے علیحدہ ہو گئے، تو ہندو قوم کی وہ سیاسی اہمیت جو کثرت تعداد کی وجہ سے ہے، زائل ہو جائے گی، چنانچہ انہوں نے ایک مضبوط قدم اٹھایا، اور حسب عادت فاقہ کشی شروع کر دی، یہ گاندھی جی کا پرانا ہتھیار ہے، جو بار بار کامیابی کے ساتھ استعمال ہو چکا ہے، اس موقع پر مالوی جی اور قدامت پسند ہندو بھی گھبرا کر ایک حد تک گاندھی جی کے ساتھ ہو گئے، اور آپس میں مفاہمت ہو گئی، جو حکومت نے بھی منظور کر لی جس کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں

گاندھی جی نے جو اچھوت لیڈروں کے خیالات و جذبات سے بخوبی آگاہ تھے، موقع کی اہمیت کا اندازہ کر کے اسی سلسلہ میں "اچھوت ادھار" تحریک بھی شروع کر دی، اصلی مقصد یہ تھا، کہ اچھوتوں کو کچھ معمولی انسانی حقوق دے کر ان کی اشک شوئی کر دی جائے تا کہ وہ ہندوؤں سے جدا ہونے کی کوشش نہ کریں، چنانچہ سب سے پہلے چھوت چھات کے مٹانے اور اچھوتوں کو مندروں میں داخل کرنے کی کوشش کی گئی، کہیں کہیں کامیابی بھی ہوئی، اور مالوی جی جیسے قدامت پسند لیڈر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے بھی سیاسی مصالح کے پیش نظر کسی قدر احتیاط کے ساتھ گاندھی جی کی تائید کی، بلکہ ایک موقعہ پر تو آپ کمال ایثار سے کام لے کر اپنے مرتبہ سے اس قدر نیچے اُتر آئے کہ ایک مجمع میں اپنے دست خاص سے اچھوتوں کو لڈو تقسیم فرمائے۔ زہے نصیب کہ اچھوتوں کو مالوی جی سے اس قدر تقرب کا موقع حاصل ہوا،

آزاد خیال سیاسی لیڈروں نے غلغلہ برپا کیا، کہ بس اب وقت آگیا ہے، کہ چھوت چھات کی ہزاروں برس کی فرسودہ رسم کا خاتمہ ہو جائے گا، اچھوتوں کو مندروں میں داخل ہونے کی اجازت مل جائے گی، نیز ان کو اونچی ذات والے ہندوؤں کی سوسائٹی میں شریک ہونے کا موقعہ بھی حاصل ہو جائے گا، بہت سے سادہ لوح اچھوت خوش ہو گئے، لیکن جو ہوشمند و دور اندیش تھے، وہ اس کھیل کو مشتبہ نظروں سے دیکھ رہے تھے، اور نتائج کے منتظر تھے، چنانچہ انہیں زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا، اور اس تحریک کا انجام سامنے آگیا۔

اچھوتوں نے دیکھا کہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد اس تحریک کا زور شور ختم ہو گیا، قدامت پسند ہندو اپنی جگہ سے ایک انچ بھی آگے نہیں بڑھے، وہی چھوت چھات ہے اور وہی مندروں میں داخلہ کی ممانعت، اور اب تک اونچی ذات والے پہلے کی طرح ان سے نفرت کرتے ہیں، جب اچھوتوں نے شکوہ کیا، تو کہا گیا، کہ ہزاروں برس کے رسم و رواج کی ایک دن میں اصلاح نہیں ہو سکتی آہستہ آہستہ حالات بدلیں گے، اور اچھوتوں کو سب حقوق حاصل ہو جائیں گے، مگر اچھوت اس جواب پر مطمئن نہیں ہوئے، اُنہوں نے محسوس کیا کہ اس طرح تو ان کی کئی نسلیں اسی ذلت و خواری کی حالت میں گزر جائیں گی، اور وہ آزادی کی نعمت اور انسانیت کے معمولی حقوق سے کم از کم ایک صدی تک محروم رہیں گے، دوسری طرف اُنہوں نے یہ دیکھا کہ ہندوستان کی ساری قومیں کم و بیش بیدار ہو رہی ہیں اور جدید اصلاحات کے بعد ایک نیا دَور شروع ہونے والا ہے، اگر وہ اسی طرح اونچی ذات والوں کے پنجۂ استبداد میں پھنسے رہے تو آئندہ بھی اُنہیں کوئی فلاح و ترقی حاصل نہ ہوگی۔

اچھوتوں کے اس احساس کا انجام کیا ہوا؟ ذیل میں ملاحظہ کیجئے:۔

ناسک کے ایک ۱۴ر اکتوبر کے تار میں بیان کیا گیا ہے کہ گزشتہ شام کو ایولہ (ضلع ناسک) میں احاطہ بمبئی کی پسماندہ قوموں کی ایک کانفرنس منعقد ہوئی، جس میں بالاتفاق ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پاس کیا گیا، کہ پسماندہ قوموں کو ہندو مذہب سے بالکل قطع تعلق کر لینا چاہیئے، اور کوئی ایسا مذہب اختیار کرنا چاہیئے، جس میں اُنہیں دوسروں کے برابر درجہ حاصل ہو، یہ ریزولیوشن ڈاکٹر امبیدکار کے ایما پر پاس ہوا، اُنہوں نے ایک گھنٹہ سے زیادہ تقریر کی اور ہریجنوں کے ساتھ اعلیٰ ذات کے ہندوؤں کے سلوک کا تلخ تجربہ بیان کیا۔

سلسلۂ تقریر میں ڈاکٹر امبیدکار نے یہ بھی کہا کہ اعلےٰ ذات کے ہندوؤں کے دل میں تبدیلی پیدا کرنے کے معاملہ میں ابھی تک ناکام رہے ہیں، اور اب اس کیلئے مزید کوشش کرنا محض تضیع اوقات، اور روپیہ اور طاقت کی بربادی کی مترادف ہوگا، لہٰذا میں بہت غور و خوض کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ہریجنوں کی اس مشکل کا واحد حل یہی ہو سکتا ہے کہ ہندو مذہب سے بالکل قطع تعلق کر لیا جائے، ہم ایسے مذہب کے اندر مساوات کے لئے اپنی جدو جہد جاری رکھنا نہیں چاہتے، جہاں ہمیں اس کا حقدار ہی نہیں بتایا جاتا ہے۔

میرا خیال ہے کہ ہریجنوں کی موجودہ حالت کی صرف ایک ہی وجہ ہے، وہ یہ کہ ہم اپنے کو ہندو کہتے ہیں ورنہ ہمارے ساتھ ایسا سلوک رکھنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی، آپ نے ہندو مذہب سے قطع تعلق کرنے اور دیگر مذاہب اختیار کرنے کی تجویز پیش کرتے ہوئے اس امر کو پسماندہ قوموں کی مرضی ہی پر چھوڑ دیا، کہ وہ جو مذہب چاہیں اختیار کریں لیکن مذہب ایسا ہونا چاہیئے، جس میں انہیں مساوی درجہ حاصل ہو،

ڈاکٹر امبیدکار نے اپنی تقریر ختم کرتے ہوئے کہا کہ اب ہم اپنی غلطی کا ازالہ کریں گے، بدقسمتی سے میں ایک اچھوت گھر میں پیدا ہوا، اس میں میرا کوئی قصور نہیں کیونکہ یہ میری طاقت سے باہر تھا، لیکن اب میں ایک ہندو کی موت نہیں مروں گا کیونکہ یہ میری طاقت کے اندر ہے۔

ڈاکٹر امبیدکار کی اس تقریر کا حاضرین پر بڑا اثر پڑا اور آخر کار اُنہوں نے ریزولیوشن بالاتفاق منظور کر لیے، اس کانفرنس میں تقریباً دس ہزار ہریجن شریک تھے۔

جب اس کانفرنس کے حالات ملک میں شائع ہوئے تو سارے ہندوستان میں ایک ہلچل پیدا ہو گئی، یہاں تک کہ گاندھی جی بھی اپنی جگہ سے متزلزل ہو گئے، اب مختلف تدبیروں سے یہ کوشش ہو رہی ہے کہ اچھوت اپنے "فیصلہ" پر نظر ثانی کریں، اور تبدیل مذہب سے باز رہیں، چنانچہ اُنہیں ڈرایا جاتا ہے، کہ یہ تبدیلی ان کے حق میں مفید نہ ہوگی، مگر ستم ظریفی یہ ہے کہ اب بھی یہ قدامت پسند ہندو اس پر آمادہ نہیں ہیں، کہ اچھوتوں کو دوسرے ہندوؤں کے مساوی حقوق عطا کریں۔

ہندوؤں کے علاوہ ہریجنوں کے اس ریزولیوشن نے مسلمانوں اور مسیحی مشنریوں کو بھی خاص طور پر اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے، غرض سارا ملک اس معاملہ میں دلچسپی لے رہا ہے، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اچھوت کانفرنس کا یہ "فیصلہ" ہندوستان کی مذہبی و سیاسی تاریخ میں ایک جدید انقلاب کا باعث ہوگا۔ اس سلسلہ میں مزید حالات و واقعات آئندہ پیش کئے جائیں گے۔

(کانفرنس گزٹ)

شذرات

یہ قربانی قابل قدر ہے

احمد آباد آریہ سماج کے سکرٹری پنڈت شرت بندھو نے ڈاکٹر امبیدکار کو آریہ سماج میں داخل ہونے کی دعوت دیتے ہوئے لکھا ہے کہ "آریہ سماج موجودہ ذات پات اور اچھوت پن کو نہیں مانتا، اگرچہ میں ایک برہمن ہوں لیکن آپ کے فرزند سے اپنی لڑکی کو بیاہنے کیلئے تیار ہوں" ہو سکتا ہے کہ کوئی اسے مذہبی رشوت سمجھے مگر میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں، دُنیا میں دو چیزیں تمدنی مساوات پیدا کر سکتی ہیں، "روٹی اور بیٹی" یا رشتہ داری اور کھانا پینا، اگر پنڈت شرت بندھو کی سپرٹ تمام آریہ سماجیوں یا ہندوؤں میں پیدا ہو جائے تو ہندوستان میں تبلیغ اسلام کو وہ دھکا لگ سکتا ہے، جس کی تلافی قریباً ناممکن ہے، اچھوت اقوام ہندوستان میں آٹھ کروڑ سے کم نہیں، اُنہیں کوئی روحانی جذبہ اپیل نہیں کر سکتا کیونکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اس وقت روحانی جذبہ کی نسبت تمدنی مساوات کے زیادہ خواہشمند ہیں اور جو مذہب بھی آج انہیں یہ مساوات دے سکے یہ آٹھ کروڑ کا ٹڈی دل اس کے ساتھ ہو سکتا ہے اور اس کی سیاسی اہمیت کسی تشریح کی محتاج نہیں۔

پنڈت مالویہ اور اچھوت

پنڈت مالویہ نے بھی ڈاکٹر امبیدکار سے ایک اپیل کی ہے جس کے دوران میں وہ لکھتے ہیں کہ "اس قسم کے جھگڑوں، بے انصافیوں اور غلطیوں کا گناہ جو ایک بھائی کی طرف سے دوسرے بھائی کی طرف منسوب ہو، مذہب کے سر تھوپا نہیں جا سکتا۔" بات تو معقول ہے مگر قابل غور صرف یہ بات رہ جاتی ہے، کہ آیا یہ ارتکاب ایک آدھ بھائی کی طرف سے ہے یا جملہ بھائیوں کی طرف سے؟ اور خود مالویہ جی اپنے آپ کو کن بھائیوں میں سے سمجھتے ہیں اگر وہ اپنے آپ کو مؤخر الذکر بھائیوں میں سے سمجھتے ہیں تو اس کا کوئی ثبوت ہونا چاہئے اور اگر اپنے آپ کو اول الذکر بھائیوں میں سے سمجھتے ہیں تو پھر اپیل کا کیا فائدہ؟

بودھوں کی طرف سے ڈاکٹر موصوف کو دعوت

ڈاکٹر امبیدکار کو سکرٹری مہابودھی سوسائٹی مدراس نے لکھا ہے کہ وہ بدھ دھرم کی پناہ میں آجائیں کیونکہ اس دھرم میں سب کے لئے مساوات ہے۔" اول تو بدھ دھرم کے پیرو ہندوستان میں اِنے گنے ہی ہیں اور ان کے ساتھ شامل ہونے سے اچھوتوں کو کیا سیاسی فائدہ پہنچ سکتا ہے، اور پھر یہ کہ واقعی بدھ لوگ انہیں مساوات دے بھی سکیں گے، یہ بھی ایک قابل غور بات ہے، پنجاب میں بھی دو چار بدھ رہتے ہیں ذرا ڈاکٹر موصوف ان کے ساتھ خط و کتابت کر کے تو دیکھیں کہ وہ انہیں کہاں تک مساوات دینے کیلئے تیار ہیں، ہاں مساوات دے سکتا ہے تو صرف اسلام ہی۔

مسلمانوں کو دوسروں کو ہنسی کا موقع نہ دو

۱۳ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "یہ خبر جسقدر بھی تعجب کے ساتھ پڑھی جائے کم ہے کہ بنگال ٹاکیز نے مسٹر گھوش کی سعی اور سفارش سے مسلمانوں کے خطیب العصر مولانا آزاد ایسے زبردست لیڈر کی خدمات حاصل کی ہیں، فلم صنعت جس قدر بھی اپنی ترقی پر ناز کرے، کم ہے کہ مسلمانوں کے بڑے بڑے لیڈر اس کی جاذبیت کا شکار ہو رہے ہیں، اگر ہندوستان کی سیاست کی تمدنی اور فلم صنعت کا یہی حال رہا تو عنقریب مولانا شوکت علی، پیر جماعت علی، مسٹر آصف علی، مسز آصف علی سب ہی فلم اسٹارس میں نظر آئیں گے۔" پرتاپ نے مولانا آزاد پر ایک بہت سخت چوٹ کی ہے اور اسلام پر اغیار کو ایک گونہ ہنسنے کا موقعہ دیا ہے، کیا مولٰنا موصوف اس سے کچھ سبق حاصل کریں گے؟ دوسرے ممالک کی تو میں کہہ نہیں سکتا مگر ہندوستان کیلئے سینما وغیرہ زہر قاتل سے کم نہیں کیونکہ یہ نوجوانوں کی زندگیوں کو بہت بُری طرح تباہ کر رہا ہے۔

سکھوں نے مسجد نہ بنانے دی

۲۷ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "موضع داسووال تحصیل قصور سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں سکھوں کی آبادی زیادہ ہے، مسلمانوں نے ایک چھوٹی سی مسجد بنانی چاہی، مگر سکھوں نے آپس میں صلاح کر کے اسے روک دیا۔" سکھوں نے ایسا کر کے بہت ہی تنگدلی کا ثبوت دیا ہے، کیا ایسی ذہنیت کی موجودگی میں ہندوستان کے کبھی بھلے دن آسکتے ہیں، ایسے لوگوں کو شراب کے ٹھیکوں پر تو بہت کم اعتراض ہوتا ہوگا، مگر مسجد کا ہونا انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتا، جہاں پانچوں وقت واہگورو کا جاپ اور پرماتما کا نام بلند ہوتا ہے، اس بُری ذہنیت پر جس قدر بھی افسوس کیا جائے کم ہے۔

مخلوط التعلیم کے بدنتائج

۳۱ر اکتوبر کا پرتاپ مخلوط تعلیم کا ایک تکلیف دہ واقعہ بیان کرتا ہوا لکھتا ہے، کہ "یہ واقعہ نہایت دردانگیز ہے اور بتلاتا ہے کہ مخلوط تعلیم ایک خطرناک تجربہ ہے، ہاں اس کے حامی کہہ سکتے ہیں کہ ایک واقعہ سے کسی اصول کی تردید کرنا کہاں کی دانائی ہے، لیکن سوال یہ ہے کہ اپنی قسم کا یہ ایک ہی واقعہ ہے، یا اس قسم کے اور بھی بہت سے واقعات ہیں، جن کی والدین کو اطلاع نہیں ہوتی اور اگر یہ ایک واقعہ بھی ہو تو بھی متعلقہ اصحاب کی توجہ اس امر کی طرف کھینچنے کے لئے کافی ہے، کہ کیا لڑکیوں کی تعلیم کا انتظام علیحدہ نہ ہونا چاہئے۔" مخلوط تعلیم کے ساتھ اگر ایڈیٹر صاحب پرتاپ بے پردگی کے مذموم نتائج پر بھی توجہ دیتے، تو زیادہ اچھا ہوتا، کیونکہ مخلوط تعلیم وغیرہ یہ سب بے پردگی کے ثمرات ہیں اور تو اور بے پردگی کو خود سوامی دیانند نے بھی ستیارتھ پرکاش میں بہت بُرا کہا ہے۔

سوال اصول کا ہے

۲ر نومبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "اسلام کی نگاہ میں ہر غیر مسلم کے لئے جنت کے دروازے بند ہیں۔ کوئی شخص اپنے پتا پرماتما کے پاس نہیں پہنچ سکتا جب تک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کی شفاعت نہ کریں، گویا خدا کو اس وقت تک ماننا فضول ہے جب تک حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو اس کا رسول تسلیم نہ کیا جائے۔" اس کے لئے اسلام تو صرف زبانی کہنے پر ہی اکتفا کرتا ہے، اور وہ بھی اس رنگ میں نہیں جس رنگ میں پرتاپ نے پیش کیا ہے، مگر خود آریہ مذہب اس سے بہت آگے جاتا ہے، چنانچہ سوامی دیانند صاحب ستیارتھ پرکاش سمولاس ۳ میں لکھتے ہیں کہ "جو شخص وید اور ویدوں کے مطابق بنائی ہوئی کتابوں کی بے وقعتی کرتا ہے، ایسے منکر (کافر) کو ذات، جماعت اور ملک سے باہر نکال دینا چاہئے پھر رگوید بھاشا مطبوعہ سمت ۱۹۳۵ بکرمی کے صفحہ ۲۰۰۷ پر لکھا ہے، کہ جو ناستک نندک وادھورت (ویدوں کے نہ ماننے) منش ہیں وے سب ہم لوگوں کی جائے رہائش سے دور چلے جائیں بلکہ دیگر ممالک سے بھی دور ہو جائیں، مطلب یہ کہ ویدوں کے نہ ماننے والے کسی ملک میں بھی نہ رہنے پاویں۔" حوالے تو اس قسم کے بکثرت دئیے جا سکتے ہیں، مگر حقیقت حال پر روشنی ڈالنے کیلئے فی الحال یہ دو ہی کافی ہیں، کیا اس تعلیم کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

موجودگی میں کسی آریہ کو یہ حق پہنچتا ہے کہ وہ اسلام کی صلح کل تعلیم پر جس کا یہ ارشاد ہو کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّین یعنی مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں جس کا دل چاہے وہ قبول کرے اور جس کا دل چاہے وہ قبول نہ کرے، کیا اس سلامتی کے مذہب پر بھی ایسے لوگوں کو انگشت نمائی کا حوصلہ ہو سکتا ہے، بلا شبہ یہ عجائبات قدرت میں سے ہے۔

کیسی معقول بات ہے

گاندھی جی اور پنڈت مالویہ اور راجن بابو وغیرہ ڈاکٹر امبیدکار کو تبدیل مذہب سے باز رکھنے کے لئے نہایت معقول دلائل دے رہے ہیں، کہتے ہیں کہ ہمارے برتاؤ کی طرف مت دیکھو، ہندو دھرم کی طرف دیکھو، جو بہت معقول ہے، مگر اس کمبخت کا کیا علاج کہ آخر ہندو دھرم وہی تو ہے، جس کو منوسمرتی میں دکھایا گیا ہے، اور منوسمرتی وہی تو ہے، جسکو اچھوتوں نے یہ کہہ کر ایک جلسہ میں جلا دیا تھا، کہ جب تک یہ کتاب دنیا میں موجود ہے ہم عزت نہیں پا سکتے، کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ہندو قوم جو کچھ ہم سے برتاؤ کر رہی ہے یہ دراصل ہندو دھرم کی تعلیم کے مطابق کر رہی ہے، اس لئے وہ ہندوؤں سے بیزار نہیں بلکہ ہندو دھرم سے بیزار ہیں۔

یہ صاف گوئی قابل قدر ہے

۲ ر نومبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "اچھوت اپنی ذلت کی تلافی کس طرح چاہتے ہیں یہ ان سے صاف کہہ دیا جائے کہ اگر ان کا مطالبہ یہ ہو کہ سب ہندو انہیں مساوات کا درجہ دینے کے لئے تیار ہوں تو اس کی تعمیل ہمارے اختیار سے باہر ہے، کیونکہ صدیوں کے سنسکار (رسومات) جلد دور نہیں ہو سکتے" یہ صحیح ہے نہ صرف یہی کہ جلدی دور نہیں ہو سکتے، بلکہ جب تک ہندو مذہب میں منوشاستر موجود ہے، یہ سنسکار کبھی بھی دور نہیں ہو سکتے ہیں، لہٰذا اچھوتوں کو اب یہ فیصلہ کر لینا چاہئے کہ ہندو دھرم میں ان کو مساوات کبھی بھی نہیں مل سکیگی، اسلئے وہ مذہب جو ان کو حقیقی معنوں میں مساوات دے اس کے سایہ میں ان کو بہت جلد آجانا چاہئے،

اگر گویم مشکل وگرنہ گویم مشکل

اگر مسلمان رواداری سے کام نہیں لیتے تو ہندو پریس ان پر طعنہ زن ہوتا ہے کہ مسلمان بہت تنگدل ہیں اور اگر مسلمان رواداری سے کام لیتے ہیں تو پھر ہندو مسلمانوں کو جینے نہیں دیتے، احمدی جماعت نے ہندو مسلم سوال سے بالاتر ہو کر رواداری کا بہترین ثبوت دیتے ہوئے سر سپرو کو اپنا وکیل بنایا، اس پر ۳۰ ر اکتوبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "انہیں ہندوستان بھر میں سر تیج بہادر سپرو سے بڑھکر کوئی قانون دان نظر نہیں آیا جو ان کے مقدمہ کو لیاقت سے ہائی کورٹ میں پیش کر سکتا، کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا، بائی مسلم کا ہتھیار بھی سر سپرو جیسی چٹان کی حالت میں کند ہو جاتا ہے" یہ کیسی بری ذہنیت ہے اگر مسلمان رواداری سے کام لیں تو مشکل اور اگر نہ لیں تو مشکل، سر سپرو کی قانون دانی میں شبہ نہیں مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ان جیسا کوئی قانون دان مسلمانوں میں ہے نہیں، پرتاپ کو چاہئے تھا، کہ وہ احمدی جماعت کی اس رواداری کی تعریف کرتا نہ یہ کہ اس طرح طعن و تشنیع پر اتر آتا، یہ کیسی پست ذہنیت ہے۔

بودی دلیل

۴ ر نومبر کا پرتاپ لکھتا ہے کہ "لڑکیوں کو اردو کی تعلیم دینے کے معنی یہ ہیں کہ ہندو بچوں کے سنسکار اسلامی ہوں، اس دلیل کے بودا پن میں کوئی شبہ ہو سکتا ہے؟ خود پرتاپ اردو میں شائع ہوتا ہے کیا اس کے ایڈیٹر مہاشہ جو اردو جانتے ہیں ان پر اسلامی سنسکاروں نے محض اردو کی وجہ سے کتنا اثر کیا ہے؟ اگر پرتاپ کے ایڈیٹر صاحب اردو کو اتنا ہی مہلک سمجھتے ہیں تو انہیں چاہئے کہ فوراً اپنے اخبار کو ہندی میں کر دیں کیونکہ اس صورت میں وہ اپنے ہزارہا ناظرین کے ہاتھوں میں اردو کا اخبار دے کر انہیں اسلامی رنگ میں رنگین کر رہے ہیں، افسوس ہماری ذہنیت کہاں تک پہنچ چکی ہے۔

کیا ہندوؤں میں کوئی ایسی مثال مل سکتی ہے

پچھلے دنوں ایک جنونی نے ایک سکھ پر حملہ کیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی۔ اب مسلم لیڈروں نے متفقہ طور پر حملہ آور مسلمان کی مذمت کی ہے، جس کی تعریف اور تو اور پرتاپ کو بھی کرنی پڑی ہے، آج سے کچھ عرصہ قبل روہتک اور حصار کے اضلاع میں ہربھول سنگھ ڈاکو نے بلا وجہ کئی ایک مسلمانوں کو محض ان کے مسلمان ہونے کی وجہ سے موت کے گھاٹ اتارا، کیا کسی ہندو لیڈر نے ہربھول سنگھ ڈاکو کی مذمت کیلئے ایک لفظ تک بھی کہا، اس سے قبل اجودھیا کانپور، بنارس وغیرہ میں مسلمانوں پر ہندو ہمسایوں کی طرف سے جو مصائب کے پہاڑ ٹوٹے، اخباری کالم اس کے بہترین گواہ ہیں، بہتر ہوتا کہ مسلمانوں کی طرح ہندو لیڈر ایسے مفسد ہندوؤں کے خلاف اپنی آواز بلند کرتے، یہ امر واقعہ ہے کہ اب نہ مسلمان ہندوستان کو چھوڑ سکتے ہیں اور نہ ہندو ہی، جب ہم نے اس ملک میں رہنا ہے اور پہلو بہ پہلو دیوار بہ دیوار رہنا ہے، تو کیا ہی اچھا ہو، ہم باامن ہمسائیوں کی طرح اپنی زندگی کے دن گذاریں، اس تناؤ اور کشیدگی میں نہ تو مسلمان ہی امن میں رہ سکتے ہیں اور نہ ہندو ہی۔ اور دونوں ہی اپنے مستقبل کو بگاڑ رہے ہیں، اگر ہندوستان کو حقیقی معنوں میں کبھی سوراج ملا، تو وہ ہندو مسلم اتحاد سے ہی مل سکتا ہے نہ کہ اس آزردگی اور تنفر سے۔

ہندو قوم کی ہوشیاری

ہندو قوم بہت دور اندیش اور ہوشیار واقع ہوئی ہے اب وہ ڈاکٹر امبیدکار کو ہندو مہاسبھا کا صدر بنانا چاہتی ہے مگر میرا اپنا یہ خیال ہے کہ ڈاکٹر امبیدکار جیسا دوربین آدمی کبھی اس کھلونے سے خوش نہیں ہو سکیگا، کیونکہ ان کے دل میں ہندو مہاسبھا کی صدارت کیلئے کوئی خواہش نہیں اگر خواہش ہے تو یہ کہ اسکی قوم کو جو کروڑوں کی تعداد میں ہے ہندو مذہب مساوی حقوق دے اور صدارت

اور اگر اچھوت اقوام کو کوئی مذہب مساوی حقوق دے سکتا ہے تو وہ صرف اسلام ہی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسولینی کی خانگی زندگی

آج کل سینور مسولینی نے تمام دنیا کی مخالفت کے باوجود ایبی سینیا پر حملہ کر دیا ہے، اس لئے اس کی پرائیویٹ زندگی کے حالات دلچسپی سے خالی نہ ہونگے، مسولینی خود بھی اپنی پرائیویٹ زندگی کو روشنی میں نہیں لانا چاہتا۔

اٹلی کی چار کروڑ تیس لاکھ کی آبادی ہے، اور مسولینی وہاں سیاہ و سفید کا مالک ہے، قانون سازی، حکومت، فوجی محکمہ، مرکزی نظم و نسق و صوبجاتی حکومتیں اُسی سے احکام و ہدایات لیتی ہیں، جنگ عظیم کے بعد مسولینی نے سوشلسٹ پارٹی کی رہنمائی ترک کر کے نیشنلسٹ پارٹی قائم کی، اور انقلابی سرگرمیوں میں مصروف ہو گیا، کانسرویٹو اس پر اعتبار نہ کرتے تھے، سوشلسٹ اس کو بھگوڑا سمجھتے تھے، اسی لئے مسولینی نے اپنی چھوٹی سی جماعت کو بالشویک جماعتوں میں شامل کر کے اقتدار حاصل کر لیا، اس کے بعد ۱۹۱۹ء میں اسے روپے اور مددگاروں کی کمی نہ رہی۔

روما میں مسولینی کی جاء رہائش کا نام "ڈیلا ٹورلوٹیا" ہے، جو ٹونٹانا میں ایک دلکش مقام پر واقع ہے، یہ مکان ڈیوک آف ٹورلوٹیا ایک متمول زمیندار نے مسولینی کو رہائش کے لئے دے رکھا ہے، اس سے پہلے مسولینی روما میں ایک تین کمروں والے مکان میں کرایہ دار تھا، مسولینی یہاں سادہ زندگی بسر کرتا ہے، صرف چند ایک ملازم ہیں، وہاں کسی کو دعوت نہیں دی جاتی، غیر ملکی سفیروں و مدبروں کا خیر مقدم دفتر وزارت میں ہوتا ہے، اور دعوت شہر کے کسی اعلیٰ ہوٹل میں ہوتی ہے، مسولینی کا دفتر دیلاز دو تیز یا نامی عمارت میں ہے، کبھی کبھی صبح سے آدھی رات تک بیٹھا ہوا یہاں کام کرتا رہتا ہے، مسولینی شان و شوکت کو پسند نہیں کرتا، اس کے دو لڑکے اس کے ساتھ رہتے ہیں، اس کے چھوٹے بچے اور بیوی پریاڈیو محل میں رہتے ہیں، مسولینی علی الصباح اُٹھتا ہے۔ ورزش ضرور کرتا ہے، گھوڑے کی سواری اور جمناسٹک اس کا خاص شغل ہے، روزانہ آٹھ بجے صبح اپنے دفتر میں پہنچ جاتا ہے، ویلا ٹورلونیا میں مسولینی کا پرائیویٹ فلم اسٹیڈیو ہے، جہاں روزانہ رات کو دنیا کے فلم دیکھتا ہے، مسولینی فلم کا بہت شائق ہے، تیرنا اور تلوار کے کرتب وغیرہ اس کے دوسرے اشغال ہیں، وزیر اعظم بننے سے پہلے وہ ایک اخبار کا ایڈیٹر تھا، ان دنوں یہ موٹر بائیسکل استعمال میں لاتا تھا، موٹر کار بہت تیزی سے چلاتا تھا، فن پرواز کا بھی ماہر ہے، مگر گھر والوں اور ارکان حکومت نے اس سے ہوائی جہاز نہ چلانے کا وعدہ لے رکھا ہے، بندوق چلانے میں کمال رکھتا ہے مطالعہ کا شوق رکھتا ہے، سیاسی، اقتصادی، سائنٹفک سوشل اور تاریخی کتابیں شوق سے پڑھتا ہے، ادب و اداکاری کا بھی قدردان ہے، جرمن، فرانسیسی اور انگریزی زبانیں بہت اچھی طرح سے جانتا ہے۔

روما کے نئے شہر کا ڈیزائن خود مسولینی نے بنایا تھا، جوانی میں (دبیلا) بجانے کا شوق تھا، اب بھی فرصت کے وقت اس سے دل بہلا لیتا ہے، موسیقی کے جلسوں میں عموماً شرکت کرتا ہے، ریڈیو کی خبریں و گانے سننے کا عادی ہے۔

مسولینی کے لکھے ہوئے ڈرامے وقتاً فوقتاً شائع ہوتے رہتے ہیں، پہلے وہ ان کا پلاٹ سونے کے وقت پلنگ پر لکھا کرتا تھا، مگر اب یہ عادت ترک کر دی ہے، خوشامد سے سخت نفور ہے۔

مسولینی کا خیال ہے کہ قومیت کے مقابلہ میں شخصیت کوئی چیز نہیں ہے، ہر شخص کو چاہئے کہ قوم کے لئے اپنا سب کچھ دیدے، اگر بخوشی نہ دے تو جبر سے وصول کیا جائے آرام کی زندگی پسند نہیں کرتا، کہتا ہے کہ زندگی ہی اطالیہ کو ایک بہت بڑی قوم بنا دے گی، اس کا خیال ہے کہ بڑائی صرف طاقت و دولت اور مادی فلاح و بہبود میں ہے، نیز یہ کہ جنگ بھی اس دنیا کے لئے ایک مفید ضروری چیز ہے۔

(ماخوذ)

تاریخ اسلام کے درخشندہ ستارے

رسول کریمؐ کی صداقت کا نشان

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے مشن میں جو کامیابی ہوئی اس کی نظیر نبوت و رسالت کی تاریخ میں کہیں اور نہیں مل سکتی، آپ کے بیشمار کمالات میں سے ایک کمال اور آپ کی صداقت کے واضح دلائل میں سے ایک بڑی دلیل یہ بھی ہے کہ آپ کے متبعین آپ کی پیش کردہ تعلیم کے مظہر حقیقی اور اسلامی اخلاق و آداب کے پیکر مجسم ثابت ہوئے، وہ محمد مصطفےٰ صلعم کے رنگ میں ایسے رنگین ہوئے کہ بارگاہ الٰہی نے بھی ان کی حمد و ثنا بیان فرمائی اور زبان نبوی نے بھی بارہا ان کی تعریف کے گیت گائے، دنیا محمد صلعم کی پیش کردہ تعلیم پر اپنی کوتاہ فہمی سے اعتراض کرے تو کر سکتی ہے لیکن اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ جو انقلاب عظیم پیغمبر اسلام نے پیدا کیا اس کی مثال کہیں اور نظر نہیں آتی، آپؐ نے انسانوں کی فطرت کو ہی بدل دیا، اور ایک ایسی قوم کو جو بنی نوع انسان کے لئے باعث ننگ و عار تھی، چند ہی سال کے اندر ایسے بلند مقام پر پہنچایا کہ وہی لوگ انسانیت کیلئے سرمایہ فخر و ناز بن گئے، پس جسے اسلام کی عملی تصویر دیکھنا مطلوب ہو وہ نبی کریمؐ کی سیرت پاک کے ساتھ اصحاب کرام کی زندگیوں پر بھی نگاہ ڈالے۔

صحابہؓ کی زندگیاں مشعل راہ ہیں!

آج اس الحاد اور مادہ پرستی کے دور میں ہماری مذہبی روایات قصہ پارینہ بن چکی ہیں، اور اس وقت قوم کو تنزل و انحطاط کے غار عمیق سے نکالنے کے لئے بزرگان و آئمہ سلف اور بالخصوص اصحاب نبیؐ کی زندگیاں ہی ہمارے لئے صحیح طور پر مشعل راہ بن سکتی ہیں، نبی کریم صلعم نے فرمایا، اصحابی کالنجوم فبایّھم اقتدیتم اھتدیتم " میرے اصحاب ستاروں کی مانند ہیں، جس کی پیروی کرو گے ہدایت پا لو گے" اس لئے ہم نے ارادہ کیا ہے کہ قارئین "پیغام صلح" کی خدمت میں باقاعدگی سے تاریخ اسلام کے ان درخشندہ ستاروں کی حالات زندگی پیش کریں اور حتی الوسع ہر اشاعت میں ایک صفحہ کسی بزرگ صحابی کے حالات کیلئے یا تاریخ اسلام کے کسی اہم اور سبق آموز واقعہ کیلئے وقف کریں، انشاء اللہ تعالیٰ۔

مناقب صحابہؓ

قبل اس کے کہ باقاعدہ طور پر حضرات ابوبکر، عمر، عثمان و علی و دیگر اصحاب کرام کی سوانح حیات لکھی جائیں، مناسب معلوم ہوتا ہے، کہ مجملاً ان کے مناقب و فضائل قرآن و حدیث کی رو سے بیان کئے جائیں، کتاب اللہ میں متعدد مقامات پر اصحاب رسولؐ کی مدح و توصیف فرمائی گئی، اور ان کے ایمان و اخلاص، اعمال صالحہ، زہد و عبادت، تقویٰ، استقامت، جود و سخاوت اور محاسن اخلاق کو تفصیل کے ساتھ نمایاں کیا گیا ہے، ذیل میں ہم چند آیات قرآنی درج کرتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) والسابقون الاولون من المهاجرین و الانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنٰت تجری تحتها الانهار خٰلدین فیها ابداً ط ذالک الفوز العظیم ۵

"اور سبقت لے جانے والے مہاجرین اور انصار میں سے پہلے اور وہ جنہوں نے احسان کے ساتھ ان کی پیروی کی، اللہ ان سے راضی ہوا، اور وہ اس سے راضی ہوئے اور اس نے ان کے لئے باغ تیار کئے، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ انہی میں ہمیشہ رہینگے، یہ بڑی کامیابی ہے۔" (۹ — ۱۰۰)

(۲) ان الذین آمنوا وعملوا الصلحٰت اولٰئک هم خیر البریه ۵ جزآؤهم عند ربهم جنٰت عدن تجری من تحتها الانهار خٰلدین فیها ابداً ط رضی الله عنهم ورضوا عنه ذالک لمن خشی ربه ۵

"جو لوگ ایمان لائے اور اچھے عمل کرتے ہیں، وہ بہترین مخلوق ہیں، ان کا بدلہ ان کے رب کے ہاں ہمیشگی کے باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں ہمیشہ ان ہی میں رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہ اس کے لئے ہے جو اپنے رب سے ڈرتا ہے۔" (۹۸ — ۸و۷)

(۳) ولٰکن الله حبب الیکم الایمان وزینه فی قلوبکم وکره الیکم الکفر والفسوق والعصیان ط اولٰئک هم الراشدون ۵ فضلاً من الله و نعمة ط والله علیم حکیم ۵ "لیکن اللہ نے تمہارے نزدیک ایمان کو محبوب بنا دیا ہے، اور اسے تمہارے دلوں میں زینت دی ہے، اور کفر و فسق و نافرمانی کو تمہارے نزدیک مکروہ کر دیا ہے، یہی بھلائی کی راہ چلنے والے ہیں، اللہ کی طرف سے فضل اور نعمت ہے، اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔" (۴۹ — ۷)

(۴) کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنکر وتؤمنون بالله ط "تم سب سے اچھی امت ہو جو لوگوں کی بھلائی کیلئے ظاہر کی گئی ہے، تم اچھے کاموں کا حکم دیتے ہو اور برے کاموں سے روکتے ہو، اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔" (۳ — ۱۰۹)

(۵) قل الحمد لله وسلٰم علیٰ عباده الذین اصطفیٰ ط

"کہو سب تعریف اللہ کیلئے ہے، اور اس کے بندوں پر سلامتی ہے، جنہیں اس نے چنا۔" (۲۷ — ۵۹)

(۶) ان الذین یبایعونک انما یبایعون الله ط ید الله فوق ایدیهم۔

"وہ لوگ جو تجھ سے بیعت کرتے ہیں، وہ اللہ سے ہی بیعت کرتے ہیں، اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔" (۴۸ — ۱۰)

(۷) اولٰئک کتب فی قلوبهم الایمان وایدهم بروح منه ویدخلهم جنٰت تجری من تحتها الانهار خٰلدین فیها ط رضی الله عنهم ورضوا عنه ط اولٰئک حزب الله ط الا ان حزب الله هم المفلحون۔

"انہی کے دلوں کے اندر (اللہ نے) ایمان لکھدیا ہے اور اپنی روح سے ان کی تائید فرماتا ہے، اور وہ انہیں باغوں میں داخل کریگا، جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں، انہی میں رہینگے اللہ ان سے راضی ہے، اور وہ اس سے راضی ہیں، یہ اللہ کا گروہ ہے، دیکھو، اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہے (۵۸ — ۲۲)

ان آیات کے علاوہ اور بہت سی آیات ہیں، جن میں اصحاب نبیؐ کے اوصاف و محامد بیان کئے گئے ہیں، لیکن ان سب کو یہاں نقل کرنا ممکن نہیں، مثلاً سورہ المومنون کے شروع اور الفرقان کے آخری رکوع میں خاص طور پر پیروان و اصحاب محمدؐ کی زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے، اسی طرح سورہ فتح، آل عمران، احزاب، حٰم السجدہ، توبہ، احقاف، اور دیگر کئی مقامات پر ان کے اخلاق و اطوار کی تفصیل دی گئی ہے۔

احادیث میں صحابہؓ کے مناقب

احادیث نبوی میں بھی صحابہ کرامؓ کی فضیلت کا کثرت سے ذکر آتا ہے، امام بخاریؒ نے اس پر ایک خاص باب بھی باندھا ہے، اس کے علاوہ صحاح کی دیگر کتب میں بھی اصحاب رسولؐ کی تعریف میں احادیث منقول ہیں، ذیل میں ہم چند احادیث صرف صحیح امام بخاری سے نقل کرتے ہیں۔

(۱) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ رسول کریمؐ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا۔

خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم۔

"سب سے بہتر لوگ میرے زمانے کے ہیں، پھر جو ان سے متصل ہوں، پھر جو ان سے متصل ہوں۔"

(بخاری کتاب الشهادات، تجرید بخاری صہ۲ جلد دوئم)

(۲) حضرت ابو سعیدؓ خدری سے مروی ہے کہ رسول کریم صلعم نے فرمایا۔

لا تسبوا اصحابی فلو ان احدکم انفق مثل احد ذهباً ما بلغ مد احدهم ولا نصیفه

"میرے صحابہ کو برا نہ کہو، تم میں سے اگر کوئی کوہ احد کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو ان کے مُد (اندازہ) وسعت اور مثال کو نہیں پہنچ سکتا، بلکہ اس کے نصف کو بھی نہیں۔"

(تجرید بخاری جلد دوئم صہ۷ باب فضائل اصحاب النبی)

(۳) حضرت انسؓ بن مالک فرماتے ہیں، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کوہ احد پر چڑھے اور آپ کے ہمراہ ابوبکرؓ عمرؓ، اور عثمانؓ بھی تھے، آپ کے چڑھنے سے پہاڑ لرزا، تو آپ نے فرمایا۔ اثبت احد فانما علیک نبی وصدیق وشهیدان۔ اے احد قائم رہو، تجھ پر تو نبی، صدیق اور دو شہید ہیں۔"

(ایضاً)

پھر ایک حدیث میں جو پہلے آ چکی ہے، رسول کریم صلعم نے اپنے اصحاب کو نجوم سے تشبیہ دی ہے، اور ان کی متابعت کو باعث ہدایت قرار دیا ہے، اسی طرح بیشمار احادیث میں مہاجرین و انصار کے فضائل کا ذکر آتا ہے اور خلفائے راشدین کی توصیف کی گئی ہے، جو انشاء اللہ اپنی جگہ بیان کی جائیں گی۔

جہاں تاریخ عالم محمد رسول اللہ صلعم جیسا انسان پیدا کرنے سے قاصر رہی ہے، آپ کے متبعین کی مثال بھی ہمیں کہیں اور نظر نہیں آتی، دوسرے انبیاء کے متبعین اور حواریین کا ذکر بھی تاریخ اور ان کی مذہبی کتب میں آتا ہے بعض نے فاذهب انت وربک فقاتلا کہکر اپنے نبی متبوع کا ساتھ دینے سے انکار کیا، اور بعض نے تھوڑے سے دنیاوی لالچ کی خاطر اپنے ہادی و مولا کو پکڑوا دیا، مگر یہ فخر صرف سرور دو عالم علیہ التحیۃ والسلام کے حصہ میں ہی آیا کہ آپ کے اصحاب نے صراط مستقیم پر ایسا لزوم اختیار کیا اور اپنے محبوب پیغمبر پر اس طرح جاں نثار ہوئے کہ دنیا آج تک ان کا نمونہ دیکھ کر محو حیرت ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ؛

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیاسی بدعقلی اور حماقت

معزز معاصر "انقلاب" کے اس مضمون کی ایک قسط گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکی ہے، باقی دو قسطیں اب درج کی جاتی ہیں، یہ مضمون تمام مسلمانوں کے سنجیدہ غور و فکر کا مستحق ہے۔ (مدیر)

احرار کا ناقابل فہم طرزِ عمل

احمدی تحریک کوئی چالیس سال سے جاری ہے، علمائے اسلام کسی زمانے میں بھی اس سے غافل نہیں رہے، اس تحریک سے مسلمانوں کے عقائد کو محفوظ رکھنے کیلئے بیشمار کتابیں لکھی گئیں، اور دینی اخبارات مسلسل خدمت کرتے رہے لیکن اب کسی سیاسی جماعت یا سیاسی ادارے کو یہ ضرورت داعی نہیں ہوئی تھی، کہ وہ احمدیوں کی مخالفت کو اپنا مقصد وحید قرار دے لے، تحریک خلافت کے دوران میں احمدی من حیث الجماعت عامۃ المسلمین کے جذبات کی مخالفت کرتے تھے، اور وہ تمام بزرگ جو آج کل مجلس احرار کی زیب و زینت ہیں، تحریک خلافت میں شامل تھے، لیکن اس زمانہ میں یا اس کے بعد بھی کئی سال تک ان میں سے کسی بزرگ کو یہ خیال نہیں آیا کہ احمدیوں کے خلاف کوئی تحریر و تقریر کی مہم شروع کرنی چاہئیے، آج سے کوئی دو ڈھائی سال قبل جب مولانا ظفر علی خاں نے احمدیوں کے خلاف قصہ شروع کیا تھا اور جیل بھیج دئے گئے تھے، تو آپ نے چودھری افضل حق صاحب سے کہا کہ اب آپ لوگ احمدیت کی مخالفت کا بیڑا اُٹھائیں اور میری شروع کی ہوئی تحریک کو جاری رکھیں لیکن چودھری صاحب نے اس تجویز پر اعتنا کرنا بھی ضروری نہ سمجھا اور صاف کہہ دیا، کہ ہم اس قسم کے فرقہ بندانہ جھگڑے اور حرب عقائد میں نہیں پڑتے لیکن خدا جانے تھوڑی مدت گزر جانے کے بعد بزرگان احرار پر ایک دم کیا انکشاف ہوا، کہ اُنہوں نے اپنی قدیم غیر فرقہ بندانہ حکمت عملی کو ترک کر کے احمدی فرقے کے خلاف اپنی تمام طاقتیں مجتمع کر دیں، حالانکہ ۵۶ ہزار نفوس کا یہ بے حقیقت گروہ جو ستر کروڑ مسلمانان عالم کے سمندر میں محض ایک قطرے کی حیثیت رکھتا ہے، ہرگز اس قابل نہ تھا کہ مسلمانان ہند کے سیاسی رہنما اپنی بہترین توجہات اسی پر صرف کر دیں، اور دنیا کے اور تمام کام چھوڑ کر اسی کے ہو رہیں۔

صحیح طریق کار کیا تھا؟

پھر اگر مجلس احرار نے یہی قرار دیا تھا کہ آئندہ مسلمانوں کی مذہبی تعلیم اور اصلاح کا بوجھ بھی اسے خود ہی اُٹھانا ہے تو کسی شخص کو اس سے تعرض کی ضرورت نہ تھی، لیکن اس اصلاح کے لئے ہنگامہ خیز جلسوں اور جلوسوں اور تلخ و ناگوار باتوں اور فساد و خونریزی کے احتمالات پیدا کرنے کی کوئی حاجت نہ تھی، مجلس احرار اپنے ایک شعبے کو اس کام پر مقرر کر سکتی تھی، کہ نزول مسیح موعود، آمد مہدی، وفات مسیح، ختم نبوت، تصانیف مرزا، اور اسی قسم کے موضوعات پر سادہ و سلیس عالمانہ رسالے متین و سنجیدہ انداز میں لکھ کر شائع کرے، اور مسلمانوں میں مفت تقسیم کرنے کا انتظام کرے، اس انداز میں نشر و توزیع سے بے انتہا فائدہ پہنچتا، لیکن ظاہر ہے کہ یہ کام ہنگامہ خیزی سے بالکل خالی تھا اور بزرگان احرار ہنگامہ خیزی کے سوائے کوئی کام نہیں کر سکتے، انتخابات کی تیاری کیلئے ہنگامہ نہایت ضروری تھا، چنانچہ احمدیت کے خلاف تعمیری کام تو کچھ بھی نہ ہوا، اور ہنگامہ سرِ جگہ ہو گیا

احرار کی ہنگامہ پسندی کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو

لیکن اس تمام ہنگامہ پروری کا سب سے زیادہ افسوسناک پہلو وہی ہے، جس کا ذکر ہم نے اشاعت گزشتہ میں کیا تھا، بعض مسلمان احرار کے کہنے پر اپنے جلسوں میں یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ احمدیوں کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، سمجھ میں نہیں آتا کہ اس مطالبہ کے لئے کونسی قومی، ملی اور دینی مصلحت محرک ہوئی ہے ہم ان تمام حضرات سے جو اس علیحدگی کے خواہاں ہیں، یہ سوال کرنا چاہتے ہیں کہ اگر بالفرض حکومت اس مطالبہ کو تسلیم کر لے تو نقصان کس کا ہوگا۔ مسلمانوں کا یا غیر مسلموں کا؟ طاقت کس کی گھٹ جائے گی، یا بٹ جائے گی، مسلمانوں کی یا غیر مسلموں کی، اگر احمدی چھپن ہزار ہیں تو ان کے لئے ایک یا آدھ نشست کہاں سے لے کر علیحدہ کی جائے گی، مسلمانوں میں سے یا غیر مسلموں میں سے؟ اور کل کونسل میں یا ملازمتوں کے اندر وہ کس کیلئے فائدہ کا سامان نہیں گے، مسلمانوں کے لئے یا غیر مسلموں کے لئے؟

علیحدہ اقلیت کی صورت میں احمدیوں کو خاص تحفظات حاصل ہونگے

کہا جاتا ہے کہ احمدی بہت تھوڑے ہیں، انہیں ایک نشست کا بھی حق حاصل نہیں، لیکن ظاہر ہے کہ اس بات میں آخری فیصلہ مجلس احرار کے ہاتھ میں نہیں، بلکہ حکومت کے قبضے میں ہے، اگر آج حکومت کے تعلقات احمدیوں سے کشیدہ ہیں تو کل خوشگوار بھی ہو جائیں گے، کیونکہ ایک انتہائی وفادار اور جاں نثار جماعت سے حکومت کب تک روٹھی رہیگی اگر احمدی حکومت سے یہ کہیں گے، کہ ہندو، مسلم، سکھ، عیسائی سب کے سب ہمارے جانی دشمن ہیں، اس لئے ہمیں خاص تحفظات چاہئیں، تو جو مسلمان یو۔ پی میں چودہ فی صدی ہو کر تیس فی صدی حاصل کر چکے ہیں، اور مرکز میں تیئیس فی صدی ہو کر مرکز میں ۳۳ فی صدی طلب کر رہے ہیں، وہ احمدیوں کے ساتھ رعایتی سلوک کی کس بنا پر مخالفت کریں گے؟ اور اگر کریں گے تو حکومت کے ساتھ احمدیوں کے اچھے تعلقات کی بنا پر اور عام سرکاری مصالح کی بنا پر جو فیصلہ ہوگا، وہ لازماً مسلمانوں کے خلاف اور احمدیوں کے حق میں ہوگا۔

مسلمان احمدیوں سے کیوں خائف ہیں

پھر اگر احمدی صرف چھپن ہزار ہیں، تو پنجاب کے ڈیڑھ کروڑ مسلمانوں کو ان سے اس قدر خوف زدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے، مسلمانوں کو چاہئیے، کہ اپنے ووٹروں کو منظم کریں، اور اگر احمدی اتنے ہی خطرناک ہیں، تو مسلمان سیاسی میدان میں ان کا مقابلہ کریں، علیحدگی پر زور دینے کا کیا مطلب ہے؟ سُنا ہے کہ حضرت پیر جماعت علی شاہ صاحب نے بھی کوئی ایسا ہی اعلان کیا ہے، حالانکہ ان کو مسلمانوں نے صرف مسجد شہید گنج کے معاملہ میں "امیر ملت" تسلیم کیا ہے، سیاسیات کے مسائل پر ان کو کبھی غور کرنے کا اتفاق نہیں ہوا، ان میں دخل دینے کی انہیں کیا ضرورت ہے؟

اپنے پاؤں پر کلہاڑی نہ چلاؤ

ہم نے نہرو رپورٹ کے زمانے سے لے کر آج تک مسلمانوں کو ان کی سیاسیات کے متعلق جس قدر مشورے دئے ہیں، وہ ان کے حق میں بے انتہا مفید ثابت ہو چکے ہیں، اور آج مخالفین بھی اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہیں کہ اگر "انقلاب" کی آواز نہ ہوتی، تو مسلمانوں کے سیاسی حقوق کا مسئلہ بطریق احسن حل نہ ہوتا، اور کانگریسی خیال کے لوگ ہر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جگہ مسلمانوں کو نقصان پہنچا دیتے، آج ہم پھر نہایت مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ اپنی سیاسی طاقت کو اپنے ہاتھوں گھٹانے کی حماقت نہ کرو، جو فرقے تمہارے ووٹنگ میں درج ہیں ان کی علیحدگی کا مطالبہ کر کے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی نہ چلاؤ، ورنہ تمہیں اس قدر نقصان پہنچیگا کہ عمر بھر رویا کرو گے اور اس نقصان کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

اشاعت آئندہ میں ہم بتائیں گے کہ یہ علیحدگی کا فتنہ کہاں تک بڑھ سکتا ہے، اور مسلمانوں کے کون کون سے فرقے اس کی زد میں آکر پنجاب کے اندر مسلمانوں کی طاقت کو کم کرنے کا باعث بن سکتے ہیں۔

اسلامی سیاسیات اور مذہبی فرقہ بندیاں

احرار اور بعض دوسرے بزرگوں کے نزدیک احمدی کافر اور خارج از ملّتِ اسلام ہی سہی، لیکن مصیبت یہ ہے کہ وہ کلمہ گو ہیں، ان کے نام مسلمانوں کے سے ہیں، وہ اپنے آپکو مسلمان کہتے ہیں، تمام غیر مسلم بھی ان کو مسلمان ہی سمجھتے ہیں اور حکومت کے سیاسی ریکارڈ میں بھی وہ مسلمانوں ہی کی فہرست میں درج ہیں، اس لئے دینی اعتبار سے نہیں تو سیاسی لحاظ سے انہیں لازماً مسلمان ہی سمجھنا پڑیگا پھر اسلام میں ایک فرقہ نہیں بیشمار فرقے ہیں۔

فتاوے کفر کی ارزانی

حضرت پیر جماعت علی شاہ اور ان کے ہم عقیدہ بزرگ وہابیوں اور دیوبندیوں کے متعلق جو رائے رکھتے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں، شیعہ عام مسلمانوں کے متعلق جن خیالات کے پابند ہیں۔ ان کے بیان کرنے کی حاجت نہیں، بریلویوں اور بدایونیوں کے متعلق حضرات اہل حدیث کا جو کچھ عقیدہ ہے، اس سے ہر شخص آگاہ ہے مختصر یہ ہے کہ ہر فرقہ دوسرے فرقے کے علماء کے نزدیک کافر ہے اور ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت وہ بیشمار فتوے ہیں، جو مسلمان علماء نے ایک دوسرے کی تکفیر کے لئے شائع کئے اور وہ ہر وقت امرتسر، قادیان، بریلی، بدایوں، دیوبند، لکھنؤ کے بازاروں میں دستیاب ہو سکتے ہیں۔

یہ فتنہ شروع ہونیکے بعد نہیں رُکیگا

اگر ایک دفعہ سیاسی حقوق کو فرقوں میں منقسم کرنے کا سلسلہ شروع ہوگیا، تو پھر اسے کون روکے گا اور کس بنا پر روکے گا، کیا یہ معلوم نہیں، کہ یوپی کے شیعہ مدت مدید سے علیحدگی کے آرزومند چلے آتے ہیں؟ کیا یہ معلوم نہیں کہ بنارس کے وہابیوں نے بھی علیحدگی کا مطالبہ کیا تھا، یعنی ان دونوں فرقوں نے قوم کی عام رائے سے اختلاف کیا تھا اور مخلوط انتخاب کے ضمن میں صاف صاف کہہ دیا تھا کہ وہ احناف کی طرف سے مایوس ہیں، لہٰذا اس امر پر مجبور ہیں، کہ ہندوؤں کے ووٹوں سے کونسلوں میں جائیں اور ہندوؤں کے ووٹ مخلوط انتخاب کے بغیر نہیں مل سکتے، آخر یہ سب علیحدگی کے اسباب نہیں تو کیا ہیں؟

فرض کرو، کل شیعہ اور وہابی علیحدگی کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہیں کون روکے گا، کون روک سکیگا؟ احرار ہزار چیخیں چلائیں، "امیر الاحرار" اور "امیر الشریعت" اپنی تقریروں کا جادو ہزار استعمال کریں، فیصلہ کرنے والے انگریز ہوں گے یا ہندو۔ وہ جس طرح چاہیں گے کرینگے۔ اور ظاہر ہے کہ ان کا "چاہنا" ہر حالت میں مسلمانوں کی فوائد کے منافی ہوگا۔

مسلمانوں کیلئے جداگانہ انتخاب کی ضرورت و اہمیت

یہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے کہ جہاں تک ہندوؤں کا تعلق ہے، ہم جداگانہ انتخاب کے حامی ہیں، کیونکہ غیر مسلم قوموں کے مقابلہ میں ہمارا فائدہ اسی میں ہے کہ ہماری نیابت علیحدہ رہے، مسلمانوں کی ہستی، ان کا اتحاد اور ان کی تنظیم صرف اسی طریق سے قائم رہ سکتی ہے کہ " اندرون ملّت" کے مسائل میں ہم مخلوط انتخاب کے اصول پر جمے رہیں، اسی میں ہمارا فائدہ ہے، بلکہ اسی پر ہندوستان میں ہماری زندگی کا انحصار ہے۔

سیاسی علیحدگی کی وبا قوم کے لئے مُہلک ہوگی

اگر ایک دفعہ علیحدگی کی وبا شروع ہوگئی تو جسم اسلام ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، ہر ٹکڑا علیحدہ علیحدہ سمجھے گا کہ میں پہلے سے بہتر طور پر زندہ ہوں، لیکن حقیقی زندگی جو سارے جسم کی زندگی ہے، وہ مفقود ہو جائے گی، اور ایک تندرست جسم کی بجائے ہر طرف تڑپتے ہوئے اعضا نظر آئیں گے۔

اگر ایک دفعہ احمدی الگ کر دئے گئے اور انہیں علیحدگی کی حالت میں اپنے حق سے کسی قدر زیادہ حصہ مل گیا جو لازمی ہے، کیونکہ اس قدر بے حقیقت اقلیت کو "ویٹیج" ضرور دیا جائے گا، تو ضروری بات ہے کہ یوپی کے شیعوں اور بنارس کے وہابیوں کے منہ میں بھی پانی بھر آئے، اور وہ بھی علیحدگی کا مطالبہ شروع کر دیں۔ آج یہ کہہ دینا بہت آسان ہے کہ کوئی مسلمان فرقہ اتحاد مسلمین سے الگ نہ ہوگا لیکن یہ دعویٰ بے دلیل ہے، سیاسیات میں دور اندیشی اور عاقبت بینی نہایت ضروری ہے۔

مُسلمانوں کی سیاسی جماعتوں کا فرض

سیاسی جماعتوں کا فرض ہے کہ اگر کسی فرقے کی طرف سے مسلمانوں کے عام ووٹنگ رجسٹر سے علیحدگی کا شائبہ بھی ظاہر ہو تو نہایت سختی سے اس کو دبا دیں، اور ایسے مضر جراثیم کو ملت میں ہرگز پھیلنے نہ دیں، لیکن یہاں الٹا حساب ہے جو سیاسی جماعتیں مسلمانوں کے سیاسی اتحاد کو محفوظ رکھنے کے لئے کھڑی ہوئی تھیں، وہ خود کہہ رہی ہیں کہ فلاں فرقے کو مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے، یہ اچھی خدمت اسلام ہے۔

اس مطالبہ کو فی الفور ترک کر دو

یہ اتنی کھلی ہوئی باتیں ہیں کہ کوئی فہیم و زیرک مسلمان ان سے غافل نہیں ہو سکتا، اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ چودھری افضل حق صاحب اور مولوی مظہر علی صاحب جیسے ہوشمند اور فہیم اربابِ فکر نے مسئلہ کے اس پہلو پر اب تک کیوں غور نہیں کیا، ممکن ہے کہ وہ بعد میں فرما دیں کہ فمن اضطر غیر باغ ولا عادٍ، ہم اپنے ساتھیوں کی وجہ سے مجبور ہوگئے، کہ اس مطالبہ کی حمایت کریں، اضطرار کی حالت میں اپنا تحفظ بجا اور درست ہے اور از روئے شرع اس کیلئے رخصت موجود ہے، لیکن قومی مصالح کا استیصال اضطرار کی حالت میں بھی کفر ہے ایک یا دو افراد کا مر جانا اس سے ہزار درجے بہتر ہے کہ وہ ایک پوری اُمت کی بربادی اور تخریب کا سامان بنجائیں ایک پتھر کا پارہ پارہ ہو جانا اس سے ہزار درجہ اچھا ہے کہ پوری عمارت کی بنیادیں اور اس کے ستون نذر انہدام ہو جائیں، ہم بزرگان احرار کی خدمت میں عاجزانہ و مخلصانہ درخواست کرتے ہیں کہ وہ احمدیوں کے خلاف شوق سے جو چاہیں کہیں اور کریں لیکن ان کو مسلمانوں سے علیحدہ ایک غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ فی الفور ترک کر دیں، کیونکہ اس کے نتائج مسلمانوں کیلئے نہایت دردناک ہوں گے ٭

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہلانبے لانبے گھنگریاں تے وچ سونے دی تار

422

امرت دھارا مرہم

کروڑہا روپیہ کی مرہمیں دیگر ممالک سے آ رہی ہیں، امرت دھارا مرہم ان سے بڑھ کر ہے کیونکہ اس میں زخم کو صاف کرنے اور بھر لانے کی دونو صفتیں کمال ہیں، اور ساتھ ہی داد، چنبل، خارش، پھنسی پھوڑا، بچھو وغیرہ کے ڈنگ پر بھی استعمال ہو سکتی ہے تو بھی ہمارے ڈاکٹر ولایتی مرہموں کو ہی تجویز کرکے ولایت کے ایجنٹ بننے میں فخر سمجھتے ہیں، دوستو جب ملکی چیز بہتر آپ کو ملتی ہے تو کیوں آپ اس کو ہی استعمال نہ کریں جو اس کو آزماتا ہے پھر ضرورت پر اسی کو یاد کرتا ہے۔

قیمت فی ڈبیہ ایک روپیہ

امرت دھارا نورنجز

بازاری مٹھائی بچوں کو نقصان دہ ہے، امرت دھارا کی میٹھی ٹکیوں کو بچے مٹھائی کی طرح کھاتے ہیں اور امرت دھارا کا فائدہ اٹھاتے ہیں۔

دعوتوں کے موقعہ پر اچھا تحفہ ہے، نازک مزاج عورتیں یا مرد انہی کو مزے سے کھا کر امرت دھارا کا فائدہ حاصل کرتے ہیں، ہاضمہ کو مفید گلے کی امراض کو نافع ہے

قیمت ۴ر فی ڈبیہ ۱۰۰ ٹکیہ

امرت دھارا صابن

بازار میں دو طرح کے صابن ملتے ہیں ایک عام ملنے کیواسطے دوسرے چھوت یا جلدی امراض کو روکنے والے دونوں کا مجموعہ امرت دھارا صابن ہے، ڈس انفکٹنٹ بھی اول درجے کا، اور خوبصورتی بڑہانے اور میل اتارنے میں اول درجہ ہے - جلدی امراض، داد، چنبل، خارش پتی وغیرہ کو مفید ہے، اور بیماری کی چھوت سے بچانے والا اور ایسے صابنوں کی طرح بدبودار نہیں، بلکہ خوشبودار کیونکہ امرت دھارا شامل ہے۔

قیمت ۱۴ر فی بکس - ۵ر فی ٹکیہ

امرت دھارا

آزمائش کا زمانہ گذر چکا، کوئی سمجھدار انسان اب ایسا نہیں جو یہ نہ مانتا ہو کہ امرت دھارا کا ہر وقت ہر گھر بلکہ ہر جیب میں رہنا ضروری ہے ایک شیشی بذات خود ایک چھوٹا سا ہسپتال ہے، تمام دردہائے اندرونی و بیرونی و تمام زہروں کے اثرات اور ہیضہ انفلوئنزا جیسی زہریلی امراض تقریباً تمام جسمانی امراض پر معجز نما اثر رکھتی ہے، جس نے ایک بار آزمایا، ہمیشہ کے واسطے یار بنایا، اور بہت سے خرچ، تکلیف اور تشویش سے اپنے آپ کو بچایا۔

باقی چھیئوں اکسیروں میں امرت دھارا شامل ہے اور سب امرت دھارا لاہور سے مل سکتی ہیں، قیمت فی شیشی دو روپے آٹھ آنے (عہ۸ر) نصف شیشی سوا روپیہ نمونہ ۸ر

امرت دھارا بام

امرت دھارا ملنے سے تمام دردوں کو آرام پہنچاتی ہے اسکو دوسرے دافع درد تیلوں میں شامل کرکے امرت دھارا بام بنا دیا ہے، جس سے ملنے میں سہولت ہو گئی ہے اور آزادی سے استعمال ہو سکتی ہے،

قیمت فی شیشی صرف ایک روپیہ (عہ)

امرت دھارا مچھر تیل

جو بھی خوشبو انسانوں کے واسطے نہایت صحت بخش اور دافع جرمز ہو، وہی جرمز اور جرمز لے جانے والے مکھی، مچھر، پسو وغیرہ کے واسطے بدبو ہوتی ہے۔ امرت دھارا کے ساتھ اور خوشبودار خاص تیل ملا کر ایک امرت دھارا مچھر تیل بنایا گیا ہے، جسم کے ننگے حصوں پر تھوڑا سا اس تیل کو لگا کر سونے سے آپ تو خوشبو کا لطف لیں گے۔ مگر مچھر دور رہیں گے۔ ڈنگ نہ ماریں گے۔

قیمت فی شیشی آٹھ آنے (۸ر)

امرت دھارا لوشن

لاکھوں روپیہ کے غرارے کرنے یا ناک میں چڑھانے والے لوشن دوسرے ممالک سے ہندوستان میں آتے ہیں مغرب کے دلدادہ نہیں دیکھتے کہ ان کے اپنے گھر میں ان سے بہتر ایک چیز موجود ہے ناک، حلق کی امراض کو دور کرنے، زکام نزلہ کو ہٹانے کے واسطے بہترین لوشن ہے، اعلیٰ لوشنوں کی طرح اور سب کام بھی دیگا

قیمت فی شیشی ایک روپیہ (عہ)

خط و کتابت و تار کیلئے پتہ :- امرت دھارا ۵۳ لاہور

المشتہر

منیجر امرت دھارا اوشدھالیہ، امرت دھارا بھون امرت دھارا روڈ امرت دھارا ڈاکخانہ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کے متعلق سکھ صاحبان کیا فرماتے ہیں؟

جناب سردار اجل سنگھ صاحب ایم اے

پرنسپل رندھیر کالج کپورتھلہ لکھتے ہیں کہ "چونکہ جناب نے ترجمہ کے متعلق میری رائے طلب کی تھی، دس پندرہ صفحات ہر ہفتہ پڑھتا رہا، اور اب ایکدفعہ ختم کر چکا ہوں، میں نے پہلے انگریزی میں بھی ترجمہ پڑھا ہے لیکن جو حظ اور فائدہ مجھے آپ کے ترجمہ سے نصیب ہوا وہ پہلے نہیں ہوا تھا، اب میرے بچے یہ ترجمہ پڑھ رہے ہیں، آپ نے ایسا عمدہ اور سلیس ترجمہ شائع کر کے تمام پنجابیوں پر عموماً اور سکھوں پر خصوصاً بڑا احسان کیا ہے کیونکہ سچائی سچائی ہے خواہ کسی جگہ سے ملے، مجھے یقین واثق ہے کہ اگر بہت سے پنجابیوں نے اس ترجمہ کو پڑھا تو وہ غلط فہمیاں جو خود غرض اشخاص نے یا جہالت اور ناواقفیت نے پھیلا رکھی ہیں دور ہو جائینگی، خدا آپکو اس محنت کا اجر عظیم دے، میں آپکا دوبارہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ایسا تحفہ دیا جو دینی اور دنیوی ترقی میں مدد دینے والا ہے"

ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے

گورمکھی لٹریچر میں آج رسالہ پھلواڑی کا پایہ بہت بلند ہے اس رسالہ کے لائق ایڈیٹر جناب گیانی ہیرا سنگھ صاحب درد اپنے فروری کے پرچہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ چھپوایا ہے، سوا سات سو صفحات ہیں، کپڑے کی سنہری جلد ہے، ہمیں یہ دیکھکر خوشی ہوئی ہے کہ دنیا کے ایک بڑے مذہب کی مذہبی کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ چھپا ہے، مذہب اور روحانیت کے خواہشمندوں کو ہر ایک مذہب کی مقدس کتب کو ضرور پڑھنا چاہئیے، گورمکھی پڑھے ہوؤں کو اس بات کا کوئی علم نہ تھا کہ قرآن شریف میں کیا لکھا ہے، ایڈیٹر صاحب نور کا یہ کارنامہ واقعی قابل تعریف ہے کہ جنہوں نے گورمکھی دانوں کے لئے بھی فرقان حمید کی تعلیم سے آگاہی حاصل کرنے کا سامان پیدا کر دیا ہے، ایڈیٹر صاحب نور کی اس اولوالعزمی کو دیکھکر سکھوں کو بھی سبق حاصل کرنا چاہئیے، کہ وہ اپنی مذہبی کتب اور گرو صاحبان کے مقدس اقوال کو دیگر السنہ میں ترجمہ کر کے اصل لاگت پر دینے کا انتظام کریں"

جناب سردار عطر سنگھ صاحب گورنر صوبہ کشمیر

تحریر فرماتے ہیں کہ "مجھے قرآن شریف کے مطالعہ کا بیحد شوق تھا لیکن عربی سے ناواقف ہونے کی وجہ سے آجتک یہ خواہش پوری نہ ہو سکی، قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ ارسال فرما کر آپ نے میرے مدت کے شوق کو پورا کیا ہے، میں کس زبان سے آپ کا شکریہ ادا کروں، بلاشبہ آپ نے گورمکھی زبان میں فرقان کریم کا ترجمہ کر کے گورمکھی دانوں پر بہت احسان کیا ہے اور اسلام کی بڑی بھاری خدمت بجا لائے ہیں"

جناب سردار جیون سنگھ صاحب نائب تحصیلدار

پولٹیکل آفس سبی (بلوچستان) لکھتے ہیں کہ "گو مجھے اپنے فرائض منصبی کے باعث اتنی فرصت تو نہیں مل سکتی کہ میں اس گرنتھ کو جو شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کی محنت اور عرقریزی کا نتیجہ ہے کلیۃً پڑھ سکوں، تاہم جزوی صورت میں مختلف جگہ سے مطالعہ کر کے میں ذیل کے نتیجہ پر پہنچا ہوں، قرآن شریف کی تعلیم وحدانیت سے بھری پڑی ہے، گویا سراسر وحدانیت ہی ٹپکتی ہے، قرآن شریف میں ایسے ایسے مختصر اور بامعنی اور بامحاورہ الفاظ ملتے ہیں جو دوسری زبانیں اسکے مقابلہ میں خاموش ہیں مثلاً لفظ انشاء اللہ کو لیجئے۔ اس کے معنی ہیں کہ اگر اللہ کو منظور ہے تو، یہ کلمہ ٹھوس اور بامعنی اور پاکیزہ رنگ میں ہے جو اپنی خوبی کی وجہ سے میری زبان پر چڑھ گیا ہے، بعض حضرات اپنی تنگدلی کے باعث اس پر اعتراض کرتے ہیں کہ سکھ ہو کر عربی لفظ کیوں استعمال کرتے ہو، ان کو میرا یہی جواب ہوتا ہے کہ اس لفظ کے مقابلہ میں کوئی دوسرا لفظ سنسکرت یا گورمکھی کا مجھے بتایا جائے تاکہ اکثر گفتگو میں اس کا استعمال کیا جائے، مگر صرف دائیں بائیں سر ہلا دینے کے سوا ایسے حضرات کو کوئی جواب نہیں ملتا، میرا سب کی خدمت میں ادب سے مشورہ ہے کہ قرآن شریف کی تعلیم خواہ دکھنی ہو تو باقاعدہ اس کا مطالعہ کیا جائے،

قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کی زبان کیسی ہے؟

اس بارے میں میں کیا عرض کر سکتا ہوں چھوٹا منہ اور بڑی بات والا معاملہ ہے، یہ امر محض مطالعہ ہی سے حل ہو سکتا ہے شنیدہ کے بود مانند دیدہ۔ گرنتھ سامنے پڑا ہے، پڑھکر اندازہ کر سکتے ہیں، کیا خوبی ہے کہ عربی کا ترجمہ کیسے صاف اور بامعنی اور مروجہ الفاظ میں کیا گیا ہے، مختصر یہ کہ ترجمہ قرآن کا ہو اور کرنیوالا شیخ محمد یوسف ہو تو پھر زیادہ لب کشائی ایک لن ترانی ہوگی بس شیخ صاحب کا نام ہی کافی ہے جو سونے پر سہاگہ ہے، خدا کرے کہ ایسی عالم وفاضل ہستیاں ہر مذہب و ملت میں کثرت سے پیدا ہوں تاکہ مذہبی کشمکش اور سرکشی کا جلد خاتمہ ہو۔ گورمکھی دان بھائی یا ہندوں کو اس ترجمہ کی کہانتک ضرورت تھی اسکی ضرورت نہایت سخت تھی جو لوگ پہلے اذان سنکر ہی کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتے تھے، تاکہ اللہ اکبر کے لفظ سے مامون و محفوظ رہیں اور اس کی زد سے بچ جائیں، یہ ترجمہ پڑھکر اب وہ اخیر تک اذان سن سکینگے، مجھے یاد ہے کہ لڑکپن میں میں ایک گاؤں میں گیا، اس کے باہر ایک مسجد تھی، جب اذان کا وقت ہوا تو وہاں سے اذان کی آواز آتی تھی کہ اس سے برانگیختہ ہو کر اکثر احباب نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں، میں اسوقت گو بے سمجھ تھا مگر اسقدر سوچ سکتا تھا، اور حیران تھا کہ اذان میں شاید ملاں گالیاں نکالتا ہوگا جسے لوگ سننا گوارا نہیں کرتے، جب میں نے ہوش سنبھالا اور اذان کے مطلب اور معنی سے باخبر ہو گیا تو ان کی نافہمی پر مجھے رونا آیا۔ ع خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم۔ اب شیخ صاحب کی مہربانی کشادہ دلی، اور عرقریزی سے ایک اہم ضرورت پوری ہو گئی ہے، اب کانوں میں انگلیاں ٹھونسنے کی ضرورت نہیں رہی، ہر شخص جس میں تھوڑا سا علم ہو وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے اور سچ اور جھوٹ میں تمیز کر سکتا ہے یہ سب جہالت کے رنگ ہیں، میں بارگاہ پاک پروردگار میں شیخ صاحب کے حق میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم جمیع حادثات دہر سے شیخ صاحب کو مامون و محفوظ رکھے اور اس نیک کام کا نیک اجر بخشے"

میری دیرینہ تمنا بر آئی!

جناب گیانی بھگت سنگھ صاحب ہیڈ گرنتھی ہری گورو سنگھ سبھا سمہ سٹہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "مکرم و معظم جناب ایڈیٹر صاحب نور ست سری اکال۔ عرصہ سے اشتیاق تھا کہ قرآن کریم کی تعلیم سے آگاہی حاصل کی جائے مگر بوجہ عربی نہ جاننے کے ہم محروم تھے، اتفاق حسنہ سے آپ کے ایک قادیانی بھائی کے توسط سے فرقان حمید کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گورمکھی ترجمہ چند یوم کیلئے ملا، جس سے میری دیرینہ خواہش بر آئی، پڑھ کر معلوم ہوا کہ واقعی قرآن مجید ایک روحانی اور لائق ستائش کتاب ہے، ہم آپ کے ممنون ہیں اور آپ کے ہاتھ کا ٹیکہ پڑھ کر بیحد خوش ہوئے ہیں اور ہماری طرف سے اہل قادیان کو ست سری اکال کہہ دیں۔"

جناب گیانی دیدار سنگھ صاحب بی اے

(فاضل سکھ مذہب) ہیڈ ماسٹر خالصہ ہائی سکول تو گل والا ضلع گورداسپور لکھتے ہیں کہ "سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو نہ صرف میں نے پڑھا ہی ہے بلکہ ایک ایک سطر اور ایک ایک لفظ کے مطلب کو سمجھا ہے، بلاشبہ اس ترجمہ نے ایک دیرینہ کمی کو پورا کیا ہے جو گورمکھی والوں کو خصوصاً عرصہ سے ضرورت تھی، کیونکہ مادری زبان اپنے اندر جو جذب اور دل میں عمیق اثر ڈالتی ہے وہ اظہر من الشمس ہے، آج تک کروڑوں مسلمان بھائی فرقان حمید کی تلاوت بلاناغہ کرتے چلے آتے ہیں مگر ان میں گنتی کے ہی چند دوست ایسے ہونگے جنہوں نے اس کی اصلیت اور حقیقی تاثرات سے فائدہ اُٹھایا ہو سردار صاحب کی یہ کوشش قابل تحسین ہے کہ انہوں نے حضرت محمدؐ صاحب کی تعلیم کو ہو بہو دیدار وان تک پہنچایا ہے جو عربی نہیں جانتے تھے، مگر ان کی ارواح فرقان پاک کی تعلیم سے مستفیض ہونے کیلئے تڑپ رہی تھیں، آیتوں اور رکوع کے باقاعدہ نمبر دیکر متن کے ساتھ ساتھ چلنے کے خیال کو بہت اہمیت دی گئی ہے، جن سے عربی پڑھے ہوئے دوستوں کو اصل سے مقابلہ کرنے کیلئے کوئی دقت نہیں اُٹھانی پڑتی، قصہ کوتاہ۔ مترجم نے علاوہ ازیں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جو آزردگی اور کشیدگی کی وسیع خلیج حائل تھی، قرآن مجید کے اس ترجمہ کے ذریعہ اسی پاٹنے کی پوری پوری کوشش کی ہے، میری دلی دعا ہے کہ پرماتما ان کی اس نیک کوشش کو بار آور فرمائے۔"

سردار دلوی سنگھ صاحب گرنتھی سب پوسٹماسٹر

خان پور (ریاست بہاولپور) لکھتے ہیں کہ "میں نے قرآن شریف کا گورمکھی ترجمہ پڑھا، میں جناب سردار محمد یوسف صاحب کی قابلیت کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتا جو انہوں نے جگت ادھار (دنیا کی نجات) کیلئے اس پاک کتاب کا ترجمہ کیا ہے اور مخلوق خدا کیلئے نور خدا کا چشمہ کھولدیا، چند روز ہوئے جناب سردار محمد یوسف صاحب نے اپنی تیار کردہ کتابیں سکھ اور مسلمان، سکھ مسلم اتحاد مسلمانوں کے احسان سکھوں پر، روانہ کیں، اور میں نے بغور پڑھیں میں نے تقریباً سب خالصہ تواریخیں دیکھی ہیں، جو کچھ سردار صاحب موصوف نے لکھا ہے یہ (Open fact) بین حقیقت ہی۔ قرآن شریف کے اُپدیش (ہدایات) سب شری گورو گرنتھ صاحب کے مطابق ہیں، سچ پوچھو تو سکھ اور مسلمان دو بھائی ہیں، سردار صاحب موصوف نے ان بچھڑے ہوئے بھائیوں کو گلے ملایا ہی میں سردار صاحب کو ان کی ان کامیاب کوششوں کیلئے مبارکباد دیتا ہوں، اس مقدس کتاب (قرآن شریف) کے گورمکھی ترجمہ کو خلق خدا کے سامنے پیش کر کے ایک پراپکار (سب سے بڑا کار خیر) بجا لائے ہیں، واہگورو جی آپ کو اس سے زیادہ طاقت بخشیں آمین۔"

جناب بھائی پریتم سنگھ صاحب گرنتھی

(سکھوں کی مذہبی کتب کے ماہر خصوصی) از ٹھٹہ چھینہ ڈاکخانہ خاص براستہ گکھڑ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں کہ "میں آپ کے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کو پڑھ کر نہایت محظوظ ہوا، اس کی لکھائی چھپائی وغیرہ نہایت اعلیٰ درجہ کی ہے، ایسی دھارمک پستک (مذہبی کتاب) کا ترجمہ کرنے میں بلاشبہ آپ نے کمال محنت سے کام لیا ہے، میری پرارتھنا (دعا) ہے کہ ایشور آپکو بہترین صلہ دے، میں نے بہت سی پستکوں (کتب) کا مطالعہ کیا ہے لیکن دھارمک پستک کا ایسا عمدہ ترجمہ نہیں دیکھا۔"

جناب سردار سادھو سنگھ صاحب ایس ڈی او رحیم یار خان

تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے دل میں قرآن شریف پڑھنے کا بیحد شوق تھا، مگر بدیشی بھاشا میں ہونے کی وجہ سے میں اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتا تھا، اب حال میں سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور قادیان نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ بڑی محنت سے عام فہم گورمکھی زبان میں کیا ہے، جو خاکسار کو اپنے دوست بابو غلام محی الدین صاحب کے ذریعہ ملا ہے جس نے میری خواہش کو اس طرح پورا کیا ہے جسطرح ایک خشک درخت بروقت آبیاری سے سرسبز ہو جاتا ہے، بلاشبہ فاضل مصنف نے ترجمہ کرنے میں کمال عقلمندی اور محنت سے کام لیا ہے، زبان نہایت شستہ ہے ایسے کارنمایاں کی اسلام میں پہلی نظیر ہے، یقیناً آپکا یہ کارنامہ مذہبی دنیا میں قابل تعریف ہے اور مذہب اسلام کیلئے خاص طور پر قابل فخر ہے۔"

سردار کرور سنگھ صاحب ریٹائرڈ سب پوسٹماسٹر

سنگرور ریاست جیند لکھتے ہیں کہ "شرمیان جی! میں نے قرآن شریف کے گورمکھی ترجمہ کو شروع سے آخر تک کمال غور سے پڑھا ہی اور پڑھنے کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ آپ نے اس مقدس کتاب کا گورمکھی میں ترجمہ کر کے گورمکھی دان لوگوں پر ایک احسان عظیم کیا ہی جس کا جسقدر بھی شکریہ ادا کیا جائے، کم ہے۔"

مہنت وساوا رام صاحب کبیر پنتھی راجہ جنگ

ضلع لاہور لکھتے ہیں کہ میں نے آپ کا کیا ہوا قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ پڑھا، یہ ترجمہ بہت ہی اچھا ہے، آپ نے گورمکھی میں قرآن شریف کا ترجمہ کر کے خلق خدا پر بڑا احسان کیا ہے آپکو اس کا اجر خدا ہی دے سکتا ہی جو اننت (نہایت ہی) دیالو (رحمٰن) اور کرپالو (رحیم) ہے، دوسرا کیا دیگا؟" یہ قرآن مجید کا ترجمہ میں نے اپنے چیلے مسمی ساون کو منگوا کر دیا ہے، خدا اسے سمجھنے کی توفیق دے۔

جناب سردار نتھا سنگھ صاحب پنشنر لدھیانہ

بوساطت جناب شیخ غلام احمدؐ صاحب فرماتے ہیں کہ "قرآن مجید کے اس گورمکھی ترجمہ کی جسقدر تعریف کی جائے کم ہے اس کے مطالعہ سے انسان کے دل پر ایک روحانی اثر پڑتا ہے، اور جس جانفشانی اور محنت کے ساتھ یہ ترجمہ کیا گیا ہے، اس کا اندازہ کوئی پڑھنے سے ہی لگا سکتا ہے۔"

قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ اور آریہ پریس!

آریہ مسافر لاہور اپنے مارچ ۱۹۳۳ء کے اشو میں لکھتا ہے کہ:-

"شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر اخبار نور نے سالہا سال کی محنت شاقہ کیساتھ قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ نہایت خوبصورت جلد کے ساتھ چھپوایا ہے، مختلف مقامات سے اس کا مطالعہ کیا گیا، ترجمہ واقعی عام فہم اور شیخ صاحب کی یہ کوشش قابل داد ہی۔ نوٹ ایک اشد ترین مخالف کی قلم سے یہ الفاظ نکلنے ایک معجزہ ہے۔

قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا ہدیہ صرف دو روپے ہی ہے یہ ترجمہ جس کے متعلق سکھ علماء کی قیمتی آراء آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں، سائز $\frac{20 \times 26}{8}$ صفحات ۸۲۸، کاغذ عمدہ، چھپائی نہایت نفیس، جلد سنہری گھر کی لاگت پانچ روپیہ، تبلیغی نقطہ خیال سے برائے نام ہدیہ صرف دو روپے، محصولڈاک ۱۴ر، تھوڑی جلدیں باقی

ملنے کا پتہ

مینیجر اخبار نور، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور پنجاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ!

اکسیر البدن (رجسٹرڈ) دنیا میں ایک ہی مقوّی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں کوئی مصیبت نہیں، اس سے نجات حاصل کرنے کیلئے آپ آج اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کردیں، کیونکہ دل میں نئی امنگ، اعضاء میں نئی ترنگ، دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور، نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف پانچروپے۔ محصول ڈاک علاوہ

ڈاکٹر صاحبان اکسیر البدن کو ہی ترجیح دیتے ہیں!

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس اے ایس آئی ایم ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا، اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا ہے جس کیلئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں، براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں"

بڑے بڑے لوگ توموتی سرمہ کو ہی پسند کرتے ہیں!

کیونکہ ضعف بصر، لگرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندہ، ابتدائی موتیا بند وغیرہ، غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھیں گے وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ صرف دو روپے آٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالےٰ

تحریر فرماتے ہیں کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا، گزشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی، کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا، مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا"

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزاء شامل ہیں، سونے کا کشتہ، کستوری عنبر، یوہمبین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے، اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے، مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔

ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا ہوجانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیرا آنا، بےچینی سستی اور اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ اکسیر بفضلہ آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ پر قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت صرف بیس روپے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی ایک مریض جس کی عمر چالیس سال سے متجاوز ہوچکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے آجتک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی آپ اکمرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر ہے، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے، سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النساء کے درد، معدہ کے درد، جگر کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کیلئے تیر بہدف، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ، بدہضمی کیلئے اکسیر، قصہ کوتاہ۔ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصول ڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم کے ذریعہ جان بلب مریض کو شفا ہوگئی

جناب مسٹر خلیل الرحمٰن صاحب ایرایر آبزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے "تریاق اعظم" نامی دوا آپ سے منگوائی، میں اسکی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے، یہ تریاق ہر ایک بال بچہ والے گھر میں ہونا ضروری ہے، میرے پڑوس میں ایک جان بلب مریض کو اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق سے فوراً شفا ہوئی، اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں جن میں آڑے وقت میں تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی، آپ نے ایسی بہترین دوا ایجاد کر کے مخلوق خدا پر بہت بڑا احسان کیا ہے، اگر اسے "زندگی کا رہبر" کہا جائے، ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں۔"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے، اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست ونابود کر دیتی ہے، قیمت صرف تین روپے، محصول ڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے، انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہو صرف ایک روپیہ، محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ ہے، مفرح دل اور مقوی دماغ، جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بیچینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو، اس کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے، قیمت پانچ روپے (صہ) محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باد گولہ پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، جی کا متلانا، قے، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، مکھن، بالائی، انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ، حافظہ، ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بینظیر چیز ہے، قیمت صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہو تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں، ورنہ یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے، ایک دن گھر کا پائخانہ صاف نہ ہو، تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہوجاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے، یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے، اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہوجاتا ہے، اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے، قبض کشا گولیاں کیا ہیں، گویا معدہ کی جھاڑو ہیں، ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے، ایک سو گولی کی قیمت دو روپے، محصول ڈاک علاوہ۔

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے، علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتی ہے، بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے، تو پھر اس کا چھوٹنا مشکل ہوجاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاءاللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادیں گی۔ قیمت یکصد گولی دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ

اکسیر جریان

اس نامراد موذی مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں، یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے، سر میں درد، چہرہ زرد، طبیعت سرد، ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے، دل اکتایا ہوا، بھوک مری ہوئی غرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کیلئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اسکی قیمت دس (عـــه/۱۰) روپے بھی رکھی جاتی، تو بھی تھوڑی تھی، مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اس کی قیمت صرف ۳ (تین روپے) رکھی جاتی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

۲۰ بیس سالہ احتلام، جریان اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب گھمال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی، اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ ۲۰ بیس سال کے امراض احتلام جریان سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس ایجاد کیلئے آپکو جزائے خیر دے۔"

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو، تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے جو بیچینی ہوتی ہے وہ کسی تشریح کی محتاج نہیں اور پھر اس کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے لگ جاتا ہے، ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے، جس کی بو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے، جس طرح لاحول سے شیطان۔ اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے۔ دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کیلئے کافی ہے کی قیمت ایک روپیہ چار آنے (للعہ) محصول ڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہوجاتے ہیں قیمت فی شیشی صرف آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۱ر صہ کے صرف ۸؍ عار

موتی کو ٹھوکرے پھول

آٹھ کتب کا اکٹھا سٹ خریدنے والوں سے بجائے ۱ر صہ کے صرف ۸؍ عار

بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب

یہ وہ جامع کتاب ہے جس میں ہندوؤں کے کل عقائد (۱) وید سمرتی پران (۲) چھوت چھات (۳) تیرتھ یاترا (۴) جنیو (۵) مورتی پوجا (۶) ستونک (۷) اوتار، (۸) گئو پوجا (۹) مردے کا جلانا (۱۰) ذبیحہ یا جھٹکا (۱۱) تناسخ (۱۲) سکھوں کے پانچ ککے، شری گرنتھ صاحب اور حضرت بابا نانکؒ کے اقوال سے یہ ثابت کیا گیا ہے، کہ حضرت موصوف نے ان عقائد کی تردید کی ہے اور اس کے برخلاف مسلمانوں کے عقائد کے گورو صاحب دل و جان سے موید تھے، مثلاً (۱) کلمہ طیبہ (۲) نماز و روزہ (۳) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، (۴) حج کعبہ (۵) قبلہ پر ایمان (۶) عقیدہ ملائکہ (۷) قرآن مجید پر ایمان (۸) صوفیائے کرام اور حضرت بابا نانک (۹) حضرت بابا نانک کے اقوال کا ماخذ قرآن مجید ہے، پھر اخیر میں اس کتاب میں نہایت مدلل و مبسوط مضمون تاریخی نقطۂ خیال سے درج ہے جس میں ثابت کیا گیا ہے کہ شاہان اسلام گورو صاحبان کے حامی و مددگار رہے، اور سکھوں کے پانی کی جگہ اپنا پسینہ بہایا اس کتاب کے متعلق ہندوستان کے ۲۰ چوٹی کے اخبارات نے زبردست ریویو میں یہ ظاہر کیا ہے کہ سکھوں اور ہندوؤں میں تبلیغ کیلئے یہ بےنظیر کتاب ہے قیمت صرف ایک روپیہ بارہ آنے (عہ۱۲ر) محصول ڈاک علاوہ۔

مسلمانوں کے احسان سکھوں پر

مضمون نام سے ظاہر ہے اس میں سکھوں کی مسلمہ کتب سے ثابت کیا گیا ہے، کہ گزشتہ زمانہ میں مسلمان سکھوں کے ہر آڑے وقت میں کام آتے رہے ہیں، سکھ گوروؤں کے پسینہ کی جگہ مسلمانوں نے اپنا خون بہایا، سکھ گوروؤں کی طرف سے مسلمان ہر مشکل کے وقت سینہ سپر ہوئے، یہ رسالہ اسقدر مقبول ہوا کہ اس کے قیمتی مضمون کو بعض سکھ اخبارات نے بھی فخریہ شائع کیا، ضرورت ہے کہ ایسا رسالہ نہایت ...... وسیع پیمانہ پر شائع ہو تاکہ ہمارے سکھ بھائی اپنے دوست اور دشمن کو بہتر سمجھ سکیں، قیمت صرف ۵ر۔ محصول ڈاک علاوہ۔

سکھ اور مسلمان

یہ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار نور کا وہ لیکچر ہے جو گزشتہ سے پیوستہ سال مرکزی سالانہ جلسہ پر دیا گیا، اور پھر دوستوں کے اصرار پر کتابی صورت میں شائع کیا گیا، یہ لیکچر اسقدر مقبول عام ہوا کہ اس کا پہلا ایڈیشن جو دو ہزار چھپا تھا ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا، اب دوسرا ایڈیشن مزید اضافہ سے شائع کیا گیا ہے، سکھوں میں تبلیغ کے لئے بہترین حربہ ہے، قیمت فی کاپی صرف آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

سکھ مسلم اتحاد

یہ جناب ایڈیٹر صاحب موصوف کا وہ لیکچر ہے، جو انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ پر دیا گیا، جسے حاضرین نے خاص اشتیاق سے سُنا، اور دوستوں کے اصرار پر یہ رسالہ کی صورت میں شائع کیا گیا ہے اس رسالہ میں از روئے گرنتھ صاحب اور دیگر سکھ تاریخی کتب سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ سکھوں کا اگر مضبوط قدموں پر اتحاد ہو سکتا ہے۔ تو مسلمانوں سے ہی۔ سکھوں کو دینے کیلئے بےنظیر تحفہ۔ قیمت صرف آٹھ آنے (۸ر) محصول ڈاک علاوہ۔

ہندو دھرم کی حقیقت

یعنی سناتن دھرم پر ایک تنقیدی نظر، آج تک مسلمانوں کی طرف سے اس مذہب کے متعلق بہت ہی کم لٹریچر مہیا کیا گیا ہے، اس لئے اس قابل قدر کتاب نے ایک بڑی بھاری ضرورت کو پورا کیا ہے، اس معرکۃ الآرا کتاب میں .... حسب ذیل مضامین ہیں، (۱) ویدوں کی حقیقت (۲) کیا وید الہامی ہیں (۳) ہندوؤں کا مسئلہ اوتار (۴) اوتاروں کی تقسیم (۵) ست جگ کے اوتار (۶) ایشور مچھلی کی روپ میں (۷) ایشور کچھوے کے روپ میں (۸) ایشور سؤر کے روپ میں (۹) ایشور باونے کے روپ میں (۱۰) ایشور کلہاڑے والے کے روپ میں (۱۱) رام اوتار (۱۲) دواپر یگ کے اوتار (۱۳) کرشن اوتار (۱۵) ضرورت اسلام پر سوامی دیانند کی گواہی وغیرہ وغیرہ۔ گویا ہندوؤں کی وہ کتب جو ہزارہا اوراق پر پھیلی ہوئی ہیں، اور آجتک ان میں درج شدہ مضامین کی بھنک تک بھی مسلمانوں کے کانوں میں نہ پڑی تھی، یہ ان جملہ کتب کا نچوڑ ہے، قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنے، محصول ڈاک علاوہ۔

آریہ مذہب کی حقیقت

مارچ ۱۹۲۳ء میں جبکہ آریوں کی طرف سے راجپوتانہ میں ملکانہ ارتداد کا جھگڑا چلا تھا، اسوقت یہ کتاب اس ارتداد کی وبا کو روکنے کیلئے بہترین تریاق ثابت ہوئی تھی، اسکی تاثیر اور اسکی قبولیت کا آپ اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں، کہ مسلم آؤٹ لک، زمیندار اور سیاست وغیرہ نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا، کہ آج تک جسقدر کتب اس موضوع پر لکھی گئی ہیں یہ ان سب پر فائق ہے، مجھ سے اجازت لیکر بعض دوستوں نے سندھی اور گجراتی میں بھی ترجمہ کیا، اب یہ مزید اضافہ کے ساتھ دوبارہ چھپ گئی ہے، پہلے حجم ۸۰ صفحات تھا، اب ۱۰۸ ہے، کاغذ لکھائی، چھپائی سب اعلیٰ ہے، قیمت غیر مجلد چھ آنے جو تقریباً اصل لاگت ہے، ضرورت ہے کہ اس مجرب تبلیغی حربہ کی اشاعت نہایت ہی وسیع پیمانہ پر ہو، اس لئے اس کی قیمت قریباً اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔

گلدستۂ اور سکھ دھرم قیمت ار۔ گورو کی بانی (گورمکھی میں) ار

یہ آٹھ کتب کا سٹ جسکی قیمت صہ۱ر ہوتی ہے، اکٹھا خریدنیوالوں سے صرف ۸؍عار

ملنے کا پتہ:۔ منیجر اخبار نور، نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب